REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP.--23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۹ — شمارہ ۲۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۰ ہجری — ۲۱ احسان ۱۳۶۹ ہش — ۲۱ جون ۱۹۹۰ء

بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ⁂

پندرھویں صدی میں کیا ہونے والا ہے!

اقتباس از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بر موقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ بتاریخ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء

"اب میں یہ بتاتا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے اس پندرھویں صدی میں۔ اسلام کا دشمن بت پرست میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وحدانیت کے علم تلے پناہ لے لیگا۔ میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کے ہاتھوں سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔ اور وہ اور وہ اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمات بھری ہوئی ہیں وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمدؐ کے نور سے بھر جائیں گے۔ ہتھیاروں کی ہمیں ضرورت نہیں، نہ اسلام کو ضرورت ہے۔ اسلام اپنے نور کے ساتھ، اسلام اپنے حسن کے ساتھ، اسلام اپنی قوت احسان کے ساتھ ان دلوں کو جیتے گا خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ انسانوں میں سے مُردوں کی پرستش کرنے والے، قبروں پر سجدہ کرنے والے، قبروں پر جاتے تو رہیں گے مگر لینے کے لئے نہیں، دینے کے لئے جائیں گے، مانگنے کے لئے نہیں، ان کے لئے دعائیں کرنے کے لئے جائیں گے۔ کہ اے خدا! انہوں نے اپنی زندگیوں میں تیرے بندوں کی خدمت کی تھی۔ تو ان پر رحم کر اور ان کے درجات کو بلند کر۔ اس یقین کے ساتھ وہاں جائیں گے کہ قبر والا ایک ذرہ بھر بھی ہماری خدمت نہیں کر سکتا۔ صرف ایک ہی دروازہ ہے ہمارے لئے ربّ کریم کا جسے جب بھی کھٹکھٹایا جائے۔ نعمتوں کے انبار انسان کو مل جاتے ہیں۔ سنبھالے نہیں جا سکتے پیروں کی پرستش کرنے والوں اور انسانوں کو خدا بنانے والوں کا زمانہ پندرھویں صدی میں ختم ہو جائے گا۔ انسان، انسان کی عظمت انسانی مساوات میں پائے گا۔ تثلیث نے جس شدت سے ہوری خدا کو تثلیث تثلیث کی صوتی لہروں سے معمور کیا تھا اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اَحَد اَحَد کی آواز گونجنے لگے گی۔ ان آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے تو ایک بلالؓ کافی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہزاروں لاکھوں ایسے سینے دے گا جن سینوں میں بلال کے دل دھڑک رہے ہوں گے انشاء اللہ۔ طاقتور قوموں میں سے وہ قومیں بھی ہیں جو اس امید پر زندگی گزار رہی ہیں کہ اس دنیا سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں۔ خدا تعالیٰ پندرھویں صدی میں ایسی طاقتوں کی اس ذہنیت کو مٹا دے گا اگر انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھ سے اپنی موت کے سامان پیدا نہ کئے اور اپنی ہی آگ میں جل نہ گئے۔ یا اگر ایسا ہوا تو جو بچ گئے انہیں اسلام کے خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اُمت مسلمہ میں چودھویں صدی میں تکفیر کا بازار گرم رہا یہ سب ختم ہو جائے گا۔ پندرھویں صدی اس کو ختم کر دیگی۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہی اللہ کا منشاء ہے۔ فرقہ وارانہ تفریق مٹا دی جائے گی۔ اور اسلام کی ایک سچی اور کامل صورت جن لوگوں کے پاس ہے۔ ان کے جھنڈے تلے تمام فرقے جمع ہو جائیں گے۔ اس وقت اس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اپنے مہدی کی روحانیت کو جو آپ کے قدموں سے چمٹی ہوگی اٹھائیں گے۔ اسے بوسہ دیں گے اور کہیں گے تیرے سپرد جو کام کیا تھا وہ تو نے کامیابی سے کر دیا۔ تیرے درجات کو خدا بلند کرے۔ ایک خدا ہوگا ہمارا اور ایک رسول محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہوں گے ہمارے، ایک شریعت ہوگی ہماری اور ایک قرآن۔ وہ عظیم کتاب کہ ہر نسل جو اپنے مسائل لے کے اس دنیا میں پیدا ہوگی ہر نسل کا استقبال قرآن کریگا۔ کہے گا میں یہاں موجود ہوں تمہارے مسائل کو حل کرنے کے لئے۔ اس کی عظمت کو پہچاننے والے لاکھوں موجود ہوں گے۔ مایوس کوئی نہیں ہوگا۔ مسائل پیدا ہوں گے مگر حل کر دیئے جائیں گے۔ تکلیفیں اور پریشانیاں دنیوی زندگی کا جز لاینفک ہیں۔ مگر جلد انہیں دور کر دیا جائے گا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم اعلان قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ہے (الکہف آیت: ۱۱۱) کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں رہے گا۔ سارے ہی سارے ایک سطح پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں گے۔ تکبر کا سر توڑ دیا جائے گا۔ عاجزی، انکساری اور باہمی اخوت و پیار اس کی جگہ لے لے گا۔ لڑائیاں جھگڑے عداوتیں اور رنجشیں دفن کر دی جائیں گی۔ اور اُمت مسلمہ پھر سے ایک ایسی بُنیانٌ مَّرْصُوص بن جائے گی کہ اس پر شیطان کا ہر وار ناکام ہو جائے گا۔ صرف اور صرف ایک اُسوہ ہوں گے ہمارے لئے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)۔ صرف ایک مفسر اُسوۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا "مہدی ہمارا" (علیہ السلام) اور ساری دنیا اُمت واحدہ بن جائے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم نے وعدہ دیا ہے۔ قرآن کریم کی عظمت کو پہچانو خدا کا کلام ہے یہ جس کے ہاتھ میں ساری قدرتیں ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرھویں صدی میں ایسا ہوگا اور آپؐ کے روحانی فرزند نے اس کی منادی کی کہ نوع انسانی پندرھویں صدی میں اُمت واحدہ بن جائے گی۔ مگر مگر اس کے لئے مجھے اور آپ کو خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔ آؤ آج یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ تمام بشارتیں جن کا تعلق پندرھویں صدی کے ساتھ ہے (اور وہ عظیم بشارتیں ہیں) ان کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جس قربانی کا ہم سے مطالبہ کرے گا ہم اس کے حضور پیش کر دیں گے۔ ہم ہم ہم محمدؐ کے فرزند محمدؐ کی اُمت ہیں۔ ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا جا کے لڑو۔ ہر قربانی جو مانگی جائے گی، جان کی قربانی، مال کی قربانی، اوقات کی قربانی، صحت کی قربانی، جس قسم کی بھی قربانی ہمارا خدا، ہمارا پیارا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پیرے سے ہمیں زندہ کرنے والا محمدؐ کا محبوب، ہمارا مہدی (علیہ السلام) ہم سے مانگیں گے ہم پیش کر دیں گے۔ زندہ خدا سے زندہ تعلق۔ محمدؐ کے روحانی فیوض، محمدؐ کا محبوب، ہمارا مہدی۔ چودھویں صدی نے تو ہمیں دنیا جہان کے خزانے دے دیئے۔ پندرھویں صدی میں دنیا جہان کے ان خزانوں کو دنیا میں لٹا کر ہم یہ دنیا فتح کرنا ہے تاکہ کوئی ہمیں کنجوس نہ کہے کہ خزانے تھے اور ہم نے بانٹے کے نہیں کھائے۔ ہم ان انسانوں کے گھروں تک، ان کے دلوں تک، کے ذہنوں تک رحمتوں کے، برکتوں کے، فضلوں کے، خدا کی رضا کے وہ خزانے پہنچائیں گے۔ یہ ہمارا عہد ہے آج اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء
منعقد ہوگا (...)

محمد شفیق آ آدم ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ!

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ر احسان ۱۳۶۹ ہش

مسئلہ وفات و حیاتِ مسیحؑ "آئینۂ عالم" کے سامنے

(۳)

عقیدہ "حیاتِ مسیح" کو جناب زُبیر صاحب نے عیسائیوں کی طرف سے جھوٹا پروپیگنڈہ قرار دیا ہے۔ لیکن مولانا عزیز حسن صاحب نے اس بات کو ردّ کرتے ہوئے اسے زُبیر صاحب کے دماغ کا پیدا کردہ نیا افسانہ بتایا ہے۔ (آئینۂ عالم ۱۱رمئی ۱۹۹۰ء)

یہ مولانا کی ایک فروگذاشت ہے۔ کیونکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، زُبیر صاحب کے دماغ کا پیدا کردہ نیا افسانہ نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹ (ترجمہ از عربی) کہ

"حافظ ابنِ قیم کی کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے کہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ۳۳ سال میں اُٹھائے گئے اس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی تا اس کا ماننا واجب ہو۔ شامی نے کہا ہے کہ جیسا کہ امام ابنِ قیم نے فرمایا ہے فی الواقع ایسا ہی ہے۔ اس عقیدہ کی بناء احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں بلکہ یہ نصاریٰ کی روایات ہیں اور ان سے ہی یہ عقیدہ آیا ہے۔"

لاجواب انعامی چیلنج

مولانا عزیز حسن صاحب مکرم لیاقت علی صاحب کے مضمون کے جواب میں لکھتے ہیں:-

"انہوں نے اپنے مضمون کے آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے بھی جواب دینے والوں اور عیسیٰ علیہ السّلام کے اُٹھائے جانے کے ثابت کر دینے والے کو انعام دیئے جانے کا اعلان کیا تھا۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا ـــ یہ بات صریحًا غلط اور بے بُنیاد ہے۔ علمائے اسلام نے اس کے مفصّل اور مدلّل جوابات دیئے تھے لیکن یہ لوگ صرف اپنی ہی کہے گئے۔" (آئینۂ عالم ۱۲رمئی ۱۹۹۰ء)

مولانا ایک عالم آدمی ہیں انہیں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہیئے۔ اگر یہ بات صریحًا غلط ہے تو وہ اپنے مزعومہ علماء کے جوابات ہی کیوں نقل نہیں کر دیتے ؎

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل ؎ ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا

حقیقت یہ ہے کہ نہ ان کے پاس ان انعامی چیلنجوں کا کوئی جواب ہے نہ ان کے مزعومہ علماء کے پاس تھا۔ ورنہ وہ انعامات حاصل کر سکتے تھے۔ ان اداریوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دو انعامی چیلنج پیش کئے گئے ہیں۔ اگر یہ خود جواب نہیں دے سکتے تو اپنے مزعومہ علماء کے وہ جوابات ہی نقل کر دیں جو بقول ان کے انہوں نے دیئے تھے۔ کیا مولانا جوابات نقل کر سکیں گے؟ ہرگز نہیں ؏

ایں خیال است و محال است و جنوں

وفاتِ مسیح کا مسئلہ تو اب اس قدر واضح ہو چکا ہے کہ مولانا کے ہم مسلک علماء اور مُدبّرینِ عرب و عجم بھی بہت بڑی تعداد میں وفاتِ مسیحؑ کا اقرار کر چکے ہیں۔ وہ "علیگ" کہلاتے ہیں۔ غور فرماویں کہ علیگڑھ یونیورسٹی کے بانی سر سید احمد مرحوم بھی وفاتِ مسیحؑ کا اقرار کر چکے ہیں۔ پس بڑے ہی ٹھنڈے جذبات کے ساتھ غور کرنا چاہیئے ؎

نفرتوں کا اِک گھنا جنگل ہے تا حدِّ نظر ؎ پیڑ ڈھل کر صاف ہوں گے راستہ ہو جائے گا

تین سوال

مولانا نے آخر میں تین سوالات پیش کر کے جواب کا مطالبہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے:-

"جناب عیسیٰ ابن مریم کی تشریف آوری کے بارے میں قرآنی تصریح یہ موجود ہے کہ تمام اہلِ کتاب ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ۔" (ایضاً ۱۲رمئی ۹۰ء)

اس سے قبل موصوف اپنے عقیدہ کی تائید میں "تفسیر کبیر" مطبوعہ بیروت کی تحریر اس طرح پیش کر چکے ہیں کہ:-

"اب اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا "قَبْلَ مَوْتِهٖ" سے مراد جناب عیسیٰ علیہ السّلام کی موت ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کے وقت جو اہلِ کتاب موجود ہوں گے سب آپ پر ایمان لے آئیں گے۔" (ایضاً ۲۲رمارچ ۹۰ء)

الجواب:- (۱) آیتِ کریمہ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ .... الخ میں "اِنْ مِّنْ" میں حصر پایا جاتا ہے جس کے معنے ہیں کہ تمام کے تمام اہلِ کتاب۔ حالانکہ نزولِ آیت کے بعد لاکھوں کروڑوں یہودی مر چکے ہیں اور ایمان نہیں لائے۔ لہٰذا مولانا اور اُن کے مفسر صاحب کی تفسیر امرِ واقعہ کے خلاف اور باطل ثابت ہوئی ـــ (۲) یہ خیال اس لئے بھی باطل ہے کہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات کی ضد واقع ہُوا ہے۔ ان میں سے دو آیات یہ ہیں (ا) فرمایا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تیرے متبعین کو تیرے منکرین یعنی یہود پر قیامت تک غلبہ دوں گا ـــ ثابت ہُوا کہ اہلِ کتاب سب کے سب کبھی بھی قیامت تک حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان نہیں لاسکیں گے۔ (ب)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ... [illegible] نے عداوت اور بغض ڈال دیا ہے۔ یہ آیت بھی اسی حقیقت [illegible] سب یہود قیامت تک کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر ایمان نہیں لاسکیں [illegible] قیامت تک عداوت رہے گی۔ پس مولانا کو حیران و پریشان ہونے کی ضرورت [illegible] ٹھنڈے دِل سے اپنے موقف پر نظرِ ثانی کی ضرورت ہے ؎

خداوند یہ تیرے سادہ دِل بندے کدھر جائیں ؎ کہ پیدا ہو گئے ہیں اور حیرانی نہیں جاتی

مَوْتِهٖ کی ضمیر کا مرجع

بنیادی غلطی مولانا اور ان کے مفسر صاحب کی یہ ہے کہ وہ قَبْلَ مَوْتِهٖ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس کی دُوسری قرأۃ قَبْلَ مَوْتِهِمْ (ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۱۵) بھی ہے۔ یعنی جمع کی ضمیر ہے۔ لہٰذا لازمی طور پر یہاں اہلِ کتاب مراد لئے جائیں گے۔ اس بنیادی نکتہ کو سمجھنے کے بعد تمام ابہامات ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ قابلِ توجہ بات ہے ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریّا می رود دیوار کج

سیاق و سباق

اب ہم اس آیتِ کریمہ کے معنے سیاق و سباق کے ساتھ پیش کرتے ہیں

(۱)۔ یہ رکوع جو پارہ ۶ کا دُوسرا رکوع ہے۔ اس میں سب سے پہلے یہودیوں کے بڑے بڑے گناہوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ مثلاً رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتراضات۔ بچھڑے کی پرستش۔ عہد شکنی سبت وغیرہ وغیرہ۔

(۲)۔ اس کے بعد حضرت مریم علیہا السّلام پر بہتانِ عظیم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر مارنے اور قتل کرنے کا ان کا دعویٰ پیش کیا گیا ہے۔

(۳)۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تردید کہ نہ انہوں نے قتل کیا نہ صلیب پر مارا بلکہ ان پر یہ معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ یہ صرف گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ شک میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل نہیں کیا۔

(۴)۔ اس کے بعد اثباتی پہلو لیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ یعنی عزت و تکریم کی موت دی۔

(۵)۔ اس کے بعد زیرِ بحث آیت ہے، جو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے شروع ہوتی ہے۔ "اِنْ مِّنْ" میں حصر پایا جاتا ہے۔ یعنی پہلے تو صرف یہودیوں کا ذکر تھا۔ اب اس میں عیسائیوں کو بھی شامل کر لیا گیا۔ کیونکہ وہ بھی اہلِ کتاب ہیں۔ اور بتایا کہ جس عقیدہ صلیبی موت کی تردید کی گئی ہے، ہر اہلِ کتاب یعنی یہودی بھی اور عیسائی بھی اسی عقیدہ یعنی مسیحؑ کی صلیبی موت پر اپنی موت سے پہلے تک ایمان رکھیں گے۔ یہ ایک نہایت پُرمعارف اور اعجازی کلام ہے۔ کیونکہ یہ ایک عالمگیر مشاہدہ ہے کہ یہودی اور عیسائی دونوں ہی مسیحؑ کی صلیبی موت پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ اگر یہودی اس عقیدہ سے تائب ہو جائیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو سچّا یقین کرنے پر مجبُور ہو جائیں گے۔ اور اس طرح یہودیت کا رُوئے زمین سے خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اگر عیسائی اس عقیدہ سے تائب ہو جائیں تو ان کا مسئلہ کفارہ باطل ثابت ہو جائے گا۔ جس پر عیسائیت کی ساری عمارت استوار ہے۔

یہ ایسے معنے ہیں جو منطوقِ آیت سے اعجازی نشان کے ساتھ ثابت ہیں۔ اور ان معنوں کا ایک یہ فائدہ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت مخالفت نہیں کرتی بلکہ اس کی تائید میں اَور بھی آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ امرِ واقعہ کے طور پر پُورے کرۂ ارض پر اس کے اثرات چھائے ہُوئے ہیں۔ بلکہ ان معنوں کی صداقت کا ہر یہودی اور ہر عیسائی چلتا پھرتا مجسّم گواہ دکھائی دے رہا ہے۔

یہودی اسی لئے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر مارنا چاہتے تھے کہ تورات میں لکھا ہے کہ جھُوٹا نبی صلیب پر مارا جاتا ہے۔ اگر آج یہودی حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت سے تائب ہو جاتے ہیں تو وہ سب کے سب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو سچا مان کر یہودیت کو چھوڑنے پر مجبُور ہو جائیں گے۔ اور اگر عیسائی سمجھ جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ ۱۲۰ سال عمر پاکر طبعی موت سے فوت ہوئے تھے تو عقیدہ کفارہ باطل ثابت ہو جاتا ہے جس پر عیسائیت کی عمارت کھڑی ہے۔ مسئلہ کفارہ کے باطل ثابت ہونے سے عیسائیت باطل ثابت ہو جائے گی۔

یہ ہے وہ اعجازی حکمت جو اس آیتِ کریمہ میں بیان کی گئی ہے کہ ہر یہودی اور ہر عیسائی اپنی موت سے پہلے مسیحؑ کی صلیبی موت پر ایمان رکھے گا۔ اور وہ اس کے لئے مجبُور ہے ورنہ ان دونوں کے مذاہب باطل ثابت ہو جائیں گے۔ فَفَكِّرُوْا فِيْ هٰذَا ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے ؎ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ؎ مئے عرفاں کا فقط ایک ہی شیشہ نکلا

(دُرِّ ثمین)

عبدالحق فضل (باقی آئندہ)

وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام

کلامِ امام علیہ السلام از ازالہ اوہام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو اُبال

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر

وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

عہد شد از کردگار بے چگوں
غور کن در اِنَّہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا

یہ تو رہنے کا نہیں پیارو مکاں
چل بسے سب انبیاء و راستاں

ہاں نہیں پاتا کوئی اس سے نجات
یونہی باتیں ہیں بنائیں واہیات

کیوں تمہیں انکار پر اصرار ہے
ہے یہ دیں یا سیرتِ کُفّار ہے

برخلافِ نص یہ کیا جوش ہے
سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے

کیوں بنایا ابنِ مریم کو خُدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا

مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اُس پر فنا

ہے وہی اکثر پرندوں کا خُدا
اس خدادانی پہ تیری مرحبا

مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی توحیدِ حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اِک ناز تھا

کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں
الاماں ایسے گماں سے الاماں

ہے تعجب آپ کے اس جوش پر
فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر

کیوں نظر آتا نہیں راہِ صواب
پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پر حجاب

کیا یہی تعلیمِ فرقاں ہے بھلا
کچھ تو آخر چاہیئے خوفِ خُدا

مومنوں پر کُفر کا کرنا گماں
ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خُدّامِ ختم المرسلیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کن بر خلق اے جاں آفریں

کچھ نمونہ اپنی قُدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربُّ الوریٰ

مجلس انصار اللہ کلکتہ کی ایک تربیتی رپورٹ

بچوں کیلئے ایک مطبوعہ مختصر اور پر اثر دعا کے ساتھ رپورٹ میں درج ہے کہ:۔
"آپ کی خواہش کے مطابق ماہ رمضان میں تربیتِ اولاد کا ہفتہ منایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جو ہر جنوری کے بدر میں شائع ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس خطبہ کا انگریزی میں متن لندن سے حاصل کر کے نوجوانوں کو تقسیم کرنے کا پروگرام ہے۔"

(قائد تربیت بھارت)

خطبہ جمعۃ المبارک

سپین کی سرزمین کتنی ہی بھاری اور سنگلاخ زمین کیوں نہ نظر آئے اس رنگ میں تبلیغ کریں

جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے آج ہم دعائیں کرتے رہیں اور دل کو تبلیغ میں ڈال دیں

تبلیغ کے ہو جائیں خدا کی نمائندگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ر امان (مارچ) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام خاطبہ (اسپین)

مکرم عبد الماجد صاحب طاہر کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج ہمیں یہ جمعہ سپین کے ایک چھوٹے سے قصبے خاطبہ (JATIVA) میں پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، خاطبہ کا ایک تلفظ شاطبہ (XATIVA) بھی ہے اور یہ معین طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا تلفظ درست ہے۔

یہ قصبہ اگرچہ چھوٹا ہے لیکن تاریخی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل قصبہ ہے۔ اور یہاں اس کے ماحول میں پہاڑوں کے اوپر آج تک مسلمانوں کی عظمت کے آثار باقیہ اُن کی عظیم تاریخ کی اور اُن کی یہاں موجودگی کی گواہی دے رہے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی خاندان آباد ہے

یعنی ڈاکٹر منصور احمد جن کو خدا تعالیٰ نے ایک اور ماہر لسانیات کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے پہلے سپینش زبان میں ترجمے کی توفیق دی اور اللہ کے فضل کے ساتھ ان کا یہ ترجمہ بہت ہی مقبولیت اختیار کر گیا۔ یہاں آنے سے پہلے جب پیدرو آباد میں چند روز ٹھہرنے کا موقعہ ملا تو وہاں بعض ایسے سپینش علم دوست، دوستوں سے ملنے کا موقع ملا جنہوں نے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور دوسرے تراجم کے ساتھ ہمارے تراجم کا موازنہ بھی کیا ہے۔

چنانچہ انہوں نے بالاتفاق بڑے زور سے اس بات کی گواہی دی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ترجمہ ہر دوسرے ترجمہ پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ کیا بلحاظ مضمون کی وفاداری کے اور کیا بلحاظ زبان کی سلاست کے، انہوں نے مجھے بتایا کہ قرآن کریم کا وہ ترجمہ جو جماعت احمدیہ نے کیا ہے۔ وہ غیر معمولی طور پر اُن سے بڑھ گیا ہے۔ ایک صاحب نے یہاں تک بتایا کہ میرے پاس پانچ دوسرے سب تراجم ہیں اور میں ایک لمبے عرصے سے ان تراجم کا بڑے غور سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ لیکن جب تک احمدی ترجمہ میرے ہاتھ نہیں آیا مجھے حقیقت میں قرآن کریم کے علوم سے تعارف نہیں ہوا۔ اور اب میرے دل میں قرآنی مضامین کی عظمت بیٹھی ہے۔ کیونکہ بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کے ترجمے نے ہر پہلو سے مشکل مقامات کو روشن کر دیا ہے۔ بہرحال ان کی یہ خواہش تھی منصور صاحب کی کہ یہ خطبہ یہاں دیا جائے باوجود اس کے کہ جگہ چھوٹی تھی لیکن چونکہ انہوں نے اپنے ساتھ گھر کے نیچے ایک اور گھر بھی کرایہ پہ لیا ہے اور وہاں بھی مستورات کا انتظام موجود ہے۔ اس لئے خدا کے فضل سے یہاں ہم پورے آ گئے۔ یہاں کی جماعت تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک ہی گھر پر مشتمل ہے لیکن میڈرڈ سے ان کے بھائی، ان کی والدہ وغیرہ اور بہنیں اور بچے اور پیدرو آباد سے ان کے والد اور جماعت کے دیگر مخلصین۔ یہاں جمعہ پڑھنے کی خاطر پہنچ گئے۔ اس لئے خدا کے فضل سے یہاں کافی رونق ہے۔

خاطبہ کا شہر مسلمانوں کے آثار باقیہ کی وجہ سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خاص اہمیت رکھتا ہے اور یہ سارا علاقہ سپین میں ایک پہلو سے ممتاز ہے یعنی ویلنسیا یا اس سے ملتا جلتا کوئی نام ہے جس میں کئی صوبے شامل ہیں کہ یہاں مسلمانوں نے آبپاشی کا ایک ایسا عظیم الشان نظام چھوڑا ہے جو تقریباً ہزار برس سے اسی طرح جاری و ساری ہے اور زمانے کی ترقی کے باوجود آج تک عصر جدید کے انجنیئر اس نظام میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے۔ بلکہ اُسی نظام کو اپنے اصل حال پر قائم رکھنا ہی اُن کا بڑا کارنامہ ہے۔ یہ آبپاشی کا ایسا نظام ہے جس میں بغیر کسی شور کے، بغیر کسی آواز کے بلکہ دیکھنے والے کو نمایاں طور پر نظر بھی نہیں آتا کہ پانی کہاں سے آ رہا ہے۔ اور کدھر کو جا رہا ہے۔ اس سارے وسیع علاقے کی زمین کے چپے چپے کی آبپاشی کا انتظام موجود ہے اور پہاڑوں پر سے اس طرح نہریں اور زیر زمین نالیاں کھینچ کر تمام ملک میں پانی پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے کہ بغیر کسی محنت، بغیر کسی کوشش کے ہر زمیندار کو اپنی ضرورت کا پانی مہیا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ علاقہ بہت ہی شاداب ہے۔ بہت عظیم الشان باغات کا علاقہ ہے۔ اور ہر قسم کی فصلیں بھی۔ یہاں بہترین ہوتی ہیں۔ اس پہلو سے یہ سپین کے امیر ترین علاقوں میں شامل ہے۔

جہاں تک ان قلعوں کا تعلق ہے

جو اس چھوٹے سے قصبے کے ارد گرد موجود ہیں۔ ان میں تین قلعے بہت نمایاں اہمیت رکھتے ہیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر وہ آج بھی یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سنتری پہرہ دے رہے ہوں۔ دور دور تک اس علاقے پر ان چوٹیوں سے نظر پڑتی ہے۔ اور وہ قلعے نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ ایک قلعہ جس پر آج صبح ہمیں پھر کر مختلف پہلوؤں سے دیکھنے کا موقع ملا وہ شاطبہ کا قلعہ کہلاتا ہے اور ان سب قلعوں میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ اس میں حیرت انگیز صناعی کے کام کئے

گئے ہیں۔ پانی کی حفاظت کا ایسا انتظام ہے کہ پہاڑی کھود کر زمین کے نیچے اتنے بڑے بڑے پانی کے ذخائر بنائے گئے ہیں کہ اگر ارد گرد محاصرے کے نتیجے میں سال بھر بھی وہاں کے لوگوں کو محصور رہنا پڑے تو پانی کی کمی محسوس نہ ہو۔ اور سال بھر سے مراد یہ ہے کہ پھر ہمیشہ کے لئے کیونکہ ہر سال اتنی بارش اس علاقے میں ہو جاتی ہے کہ قلعے میں اس کا پانی محفوظ کرنے کا انتظام ہو تو پھر کبھی بھی بیرونی ضرورت نہیں ہو سکتی وہ بہت بڑے بڑے ذخائر ایک زمانے تک یہاں استعمال ہوتے آتے رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ ان کی صفائی کا انتظام موجودہ حالات میں مشکل ہے اس لئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زیر زمین سرنگیں ہیں جو قلعے کے ایک مقام کو دوسرے مقام سے ملاتی ہیں اور یہی نہیں بلکہ وہاں جو پرانے خاندان قلعے کے حالات سے واقف بسے ہوئے ہیں ان میں سے ایک نے ہمیں بتایا کہ پرانے آباء واجداد سے ہم لوگ یہ سنتے آئے ہیں کہ پہلے ایسی سرنگیں بھی تھیں جو ان تینوں قلعوں کو آپس میں ملاتی تھیں بلکہ دور دور کے قلعوں کو بھی اس قلعے سے ملاتی تھیں چنانچہ اگر کسی ایک جگہ بھی دشمن کی طرف سے حملہ ہو تو مسلمان فوجیں دوسری ساتھ کی فوجوں کی حفاظت کے لئے یا قلعوں کی حفاظت کے لئے زیر زمین لمبے سفر طے کر کے پہنچ جایا کرتی تھیں۔ یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے۔ یقین نہیں آسکتا کہ کس طرح کسی نے اتنی عظیم ہمت سے کام لیا ہو۔ ایک سنگلاخ زمین میں تو ایک قبر کھودنا بھی مصیبت کا کام ہوا کرتا ہے، کجا یہ کہ ان پہاڑوں کا سینہ چیر کے اتنے وسیع نظام قائم کر دیئے گئے ہوں لازماً یہ محنت کا عرصہ سینکڑوں سال تک پھیلا ہوگا۔ اور سینکڑوں سال کی یہ محنت ہزار سال تک معلوم ہوتا ہے اسی طرح جاری وساری رہے گی۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں دیکھ کر ان لوگوں کے عزم و ہمت پر تعجب کیا کریں گی۔ یہ دونوں نظام اپنی جگہ قابل تعریف ہیں۔ قابل ستائش ہیں۔ . . . .

اور اس پہلو سے جو میں مضمون آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اُسے خوب اچھی طرح ذہن نشین اور دلنشین کرنا چاہیئے۔

ایک مسلمانوں کی قوم کی ظاہری عظمت تھی جس کے آثار باقیہ یہاں دکھائی دیتے ہیں اور ایک اسلام کی تعلیم کی عظمت ہے جو ان علاقوں سے بالکل مٹائی جا چکی ہے۔ پس جو روح تھی وہ تو غائب ہو گئی اور جسم کے نشان اس طرح ملتے ہیں جیسے ہزاروں سال کی فراعین مصر کی ممیاں موجود ہوں۔ جب روح باقی نہ رہے تو جسم کی عظمت کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہا کرتی۔

پس سپین کی سرزمین درحقیقت عبرت کا ایک نشان ہے

وہ لوگ جو آج بھی بیانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ اسلامی جہاد کا معنی تلوار کا جہاد ہے اور تلوار کے زور سے علاقوں کو فتح کرنا اور قوموں کو اسلام کو تسلیم کر لینے پہ مجبور کرنا ہی دراصل حقیقی اسلامی جہاد ہے۔ ان کے لئے یہ سپین کا علاقہ ایک ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان پیش کرتا ہے اور ان کو بیانگ دہل یہ بتاتا ہے بڑے زور سے اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ تلوار کی عظمت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تلوار کی عظمتیں تلواروں کے ذریعہ توڑ دی جاتی ہیں اور حقیقی عظمت پیغام ہی کی عظمت ہے۔ اور محبت کی عظمت ہے اور عقل اور حکمت کی عظمت ہے جو ہمیشہ باقی رہا کرتی ہے۔ پس آپ دیکھیں کہ وہ علاقے جو مسلمانوں نے پیغام کے ذریعے فتح کئے تھے۔ آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا اور رسول کے پیاروں کی عظمت کے گیت گا رہے ہیں۔ آپ انڈونیشیا چلے جائیں۔ آپ ملائشیا چلے جائیں۔ آپ چین کے ان علاقوں میں جا کر سیر کریں۔ جہاں مسلمانوں نے پیغام پہنچا کر یعنی قرآن کریم کا پیغام پہنچا کر لوگوں کے دل اور دماغ جیتے تھے۔ پھر آپ روس کے ان علاقوں کی سیر کر کے دیکھیں جو تلوار سے فتح نہیں ہوئے بلکہ پیغام سے فتح ہوئے تھے پھر آپ چینی ترکستان

اور اُس سے ملحقہ علاقوں کو جا کر دیکھیں، منگولیا کے علاقوں کو دیکھیں۔ جہاں سے فاتح آتے ہوئے تھے انہوں نے اسلام کی سرزمینیں فتح کی تھیں۔ لیکن اسلام نے ان کے دل فتح کر لئے، آج تک باوجود اس کے کہ بہت ہی ناسازگار حالات رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ دہریہ حکومتیں ان بعض علاقوں میں قائم رہیں۔ اس کا نام مٹانے سے وہ کلیۃً قاصر رہے اور خائب و خاسر رہے ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک مشرقی یورپ کے سفیر سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے یہ بات تسلیم کی کہ تمام تر کوششوں کے باوجود

اشتراکیت اسلام کا نام مٹانے میں ناکام رہی ہے۔

پس تلوار کی فتح تو کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ دراصل پیغام کی فتح ہی وہ فتح ہے جس کی قدر ہونی چاہیئے۔ اور سپین کی زمین کو دوبارہ پیغام کے ذریعے اسلام کے لئے جیتنا ہمارا فرض ہے اور آج یہ پیغام کی فتح ہمارے نام لکھی گئی ہے اگر جماعت احمدیہ نے اس ذمہ داری کو ادا نہ کیا تو کوئی اور اس ذمہ داری کو ادا نہیں کر سکے گا۔

چند دن پہلے SEVILLA کی یونیورسٹی میں عربی کے ڈیپارٹمنٹ میں مجھے ایک خطاب کرنے کی توفیق ملی۔ اُس خطاب سے پہلے عربی ڈیپارٹمنٹ کے جو ہیڈ تھے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ان کو ابتدائی باتوں پر خطاب کریں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں باوجود اس کے کہ ان کا عربی سے تعلق ہے اور کچھ اسلامی تعلیم سے تعلق رکھنے والے ڈیپارٹمنٹ کے طلباء بھی شاید آئیں۔ لیکن ان کو اسلام کی حقیقت میں الف، باء کا بھی پتہ نہیں۔ اس لئے آپ زیادہ گہری اور فلسفیانہ باتیں کرنے کی بجائے سیدھی سادھی بنیادی تعلیم پر لیکچر دیں۔ اُن کو یہ بتائیں کہ اسلام کے پنج ارکان کیا ہیں اور ان کے کیا معانی ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کے مشورے کے مطابق اسی مضمون پر وہاں خطاب کیا۔ لیکن خطاب کے شروع میں میں نے ان سے کہا کہ آج کے خطاب میں مجھے بہت حیرت بھی ہے کہ وہ ملک جہاں آٹھ سو سال تک اسلام نے حکومت کی تھی اور آٹھ صدیوں کی حکومت بہت ہی شاذ کسی قوم کو نصیب ہوا کرتی ہے آپ تاریخ عالم پر نظر ڈال کر دیکھ لیں۔ سو، دو سو سال، تین سو سال کی حکومت بھی بہت بڑے اثرات پیچھے چھوڑ جایا کرتی ہے۔

انگلستان نے ہندوستان پر سو سال یا ڈیڑھ سو سال اگر پہلا ان کا تجارتی زمانہ بھی شمار کر لیں اور اس کو بھی ان کے اثر و نفوذ میں شامل کر لیں تو ڈیڑھ سو سال کا عرصہ بنتا ہے جس میں انہوں نے حکومت کی ہے اور اس ڈیڑھ سو سال کے آثار آج تک قائم چلے آرہے ہیں اور عیسائیت کی شکل میں بھی یہ آثار بڑی کثرت سے آپ کو ہر جگہ ملتے ہیں۔ تو کجا ڈیڑھ سو سال اور کجا آٹھ سو سال تاریخ عالم میں بہت کم مثالیں آپ کو دکھائی دیں گی کہ کسی قوم نے کسی اور قوم پر اتنی لمبی حکومت کی ہو لیکن تاریخ عالم میں شاید ایک بھی مثال آپ کو نظر نہ آئے کہ اتنی لمبی حکومت کے بعد ایک سو سال کے اندر اندر ان آٹھ سو سال کے تمام نشانات مٹا دیئے گئے ہوں سوائے اُن ظاہری نشانات کے جو قلعوں اور قبرستانوں کی صورت میں آپ کو سرزمین اندلس اور سپین کے دیگر علاقوں میں پھیلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ کتنا دردناک عبرت کا نشان ہے مسلمانوں کے لئے، ان مسلمان کے لئے جو آج بھی بلند آواز سے دنیا میں یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے دین کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے، اور اسی کا نام مقدس جہاد ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس مقدس جہاد کو تو اس طرح شکست فاش دی جا چکی ہے۔ اور

سپین کی سرزمین ہمیشہ اس بات پر گواہ رہے گی

کہ اگر یہ مقدس جہاد ہے تو اس مقدس جہاد کی کوئی بھی قیمت نہیں۔ ہاں دلوں کی فتح کا جہاد جو قرآن

بتاتا ہے اسی کی عظمت کے گیت تمام دنیا کے مسلمان عسلاتیہ گار ہے ہیں جہاں پیغام نے دلوں اور دماغوں کو فتح کیا تھا اور آج تک وہاں باوجود مخالفانہ کوششوں کے اسلام کے نشان نہیں مٹائے جا سکے بلکہ ایک اُبھرتی ہوئی قوت کے طور پر اسلام ان علاقوں میں دوبارہ بڑی شان سے اُبھر رہا ہے۔

پس جماعت احمدیہ نے اب وہ کام جو تلوار سے نہیں ہو سکا تھا، محبت اور پیار سے کرنا ہے۔

وہ دل جن میں تلوار نے نفرت کے بیج بوئے تھے

اور مسلمان حاکموں نے نفرت کی فصلیں کاٹی تھیں آج آپ نے ان دلوں کو صاف کرکے ان میں محبت کے بیج بونے ہیں اور محبت کے ذریعے سپین کی سرزمین کو دوبارہ اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو دائمی فتح ہوگی۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اس فتح کو مٹا نہیں سکے گی۔ اس کے لئے ہم ایک چھوٹی سی جماعت ہیں، ہمارے کندھوں پر بہت بڑے بوجھ ہیں۔ تمام دنیا میں ہم نے اسلام کی عظمت اور اسلامی تعلیم کی عظمت کے جھنڈے گاڑنے ہیں۔ اس لئے ہر ملک کو اپنی ذمہ داریاں خود سنبھالنی ہوں گی۔

یہ پیغام ہے جو میں سپین کے احمدی مسلمانوں کو دینا چاہتا ہوں۔ آپ غفلت کی حالت میں نہ بیٹھے رہیں۔ اگر آپ نے اس زمین کو فتح نہ کیا تو اور کہیں سے لوگ نہیں آئیں گے۔ خدمت کرنے والوں نے یہاں خدمتیں کیں۔ قربانی کرنے والوں نے یہاں قربانیاں کیں اور آج تک وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے ابتدائی احمدی مبلغ کی عظیم قربانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور گہرے اثرات ان کے دلوں پر قائم ہوئے۔ آج کے دور میں یہاں کئی احمدی باہر سے آکر مستقل آباد ہو چکے ہیں اور باقاعدہ جماعت کا قیام ہو چکا ہے اس لئے آپ سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے اس عظیم مقام کو پہچانیں اور کبھی احساس کریں کہ آپ کون لوگ ہیں۔ آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کی فتح کا سہرا لکھ دیا ہے۔ لیکن اس سہرا کے حصول سے پہلے آپ کو کچھ محنت کرنی ہوگی۔ کچھ مشقت کرنی ہوگی۔ بیٹھے بٹھائے تو یہ سہرا آپ کے سر نہیں باندھا جائے گا۔ ہاں خدا کی تقدیر میں یہ مقدر ہے کہ احمدیہ جماعت نے بہر حال اس سہرے کو فتح کرنا ہے اور احمدیہ جماعت کے سر پر یہ سہرا باندھا جائے گا۔ میں نے جو یہاں جماعت کی حالت دیکھی ہے، مجھے اخلاص تو دکھائی دیا ہے۔ قربانی کی روح بھی نظر آتی ہے۔ قربانی کا جذبہ موجود ہے۔ لیکن اپنے اپنے منصب کو پہچاننے اور اس منصب کو پہچان کر اس کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالنے کی کمی دکھائی دی ہے۔ اس پہلو سے آپ لوگوں کا منصب اول جو آپ کو سمجھنا چاہئے وہ ایک مبلغ کا منصب ہے۔ آپ کی زندگی کی ہر دلچسپی اس منصب کے مطابق ڈھالی جانی چاہئے۔ آپ کے ذاتی کاروبار ہوں یا دوسرے کام ہوں، جماعتی کام ہوں یا سوشل دلچسپیاں ہوں، ان سب میں سب سے اہم بات ہمیشہ جو پیش نظر رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ

آپ کا کردار ایک مبلغ کے طور پر نمایاں ہو کر اُبھرے

اور تمام اہل سپین احمدیوں کو سب سے پہلے ایک مبلغ کے طور پر جاننے اور پہچاننے لگیں۔ آپ کپڑے بیچ رہے ہوں یا کپڑے خرید رہے ہوں دیگر کاروباروں میں مصروف ہوں۔ جہاں بھی آپ جائیں، ان کے میلوں ٹھیلوں میں کبھی سوشل تعلقات بڑھانے کی خاطر شامل ہوں۔ ہر حیثیت میں آپ کے مبلغ کا کردار نمایاں ہو کر اُبھرنا چاہئے۔ اور آپ کو دل جیتنے والے احمدی بننا چاہئے اور یہی جماعت احمدیہ کی شہرت اس ملک میں پھیلنی چاہئے۔ آپ نے اگر دیر کر دی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ملک بڑی تیزی کے ساتھ مذہبی اقدار سے دور جا رہا ہے۔ اس وقت آپ کے لئے ایک موقع ہے۔ اس وقت آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ تھوڑی

سی سہولت مہیا فرما دی ہے کہ ابھی ان میں مذہبی سوچ رکھنے والے کافی لوگ موجود ہیں۔ عیسائیت کے تعصبات بھی ان میں ہوں گے لیکن خدا کی محبت ابھی باقی ہے۔ دین کی محبت ابھی باقی ہے۔ ابھی ان لوگوں میں روحانیت کی قدر موجود ہے۔ لیکن چونکہ سپین کا علاقہ بہت تیزی کے ساتھ یورپ میں مدغم ہو رہا ہے اور E.E.C کا ایک مستقل حصہ بن کر یہ ملک تیزی کے ساتھ دیگر مغربی اقدار کے تابع ہو جائے گا۔ اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بہت تیزی کے ساتھ اس قوم میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت میسر ہے اس کو غنیمت سمجھیں ورنہ دیکھتے دیکھتے مغربی اور مادہ پرست تہذیب ان پر مزید اس طرح غالب آ جائے گی کہ پھر یہاں کام کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ جیسے ہمیں یورپ کے دیگر علاقوں میں مشکلات اور دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ اسی طرح آپ کے لئے بھی دقتیں پیش آئیں گی اور کام پہلے سے مشکل ہو جائے گا۔

پس اس پہلو سے کچھ نصیحتیں میں نے پیدرو آباد کی مسجد میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کی تھیں ان کو ملحوظ رکھیں اور کچھ مزید آپس میں بیٹھ کر مشورے کیا کریں۔ ایک خاندان کی طرح سر جوڑ کر بیٹھا کریں اور آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اپنے مسائل رکھا کریں، ان کے حل تلاش کرنے میں ایک دوسرے سے مدد مانگا کریں اور جہاں جہاں خدا نے آپ کو کوئی اچھا بصیرت کا نقطہ سمجھایا ہوا ہو وہاں وہ دوسروں کو سمجھایا کریں۔ اپنے تجارب سے جہاں خود فائدہ اٹھاتے ہیں، دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں اور اس طرح جماعت مل کر بڑی تیزی کے ساتھ آگے قدم بڑھانا شروع کرے۔

ایک سپین کے دوست مجھے ملنے آئے

انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا، وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور کافی عرصے سے مسلمان ہیں لیکن ابھی جماعت احمدیہ سے ان کا تعلق نہیں۔ لیکن جماعت سے گہری محبت رکھتے ہیں اور دن بدن ان کی محبت بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ آپ کی جماعت میں میں نے بہت سی خوبیاں دیکھی ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جماعت آئندہ اسلام کے لئے عظیم کردار ادا کرے گی لیکن تبلیغ سے غافل ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس جماعت کو لوگ بیرون سے آئی ہوئی ایک جماعت سمجھتے ہیں اور جس تعداد میں سپینش احمدی ہونے چاہئیں اس تعداد میں تو در کنار اس کا ایک حصہ بھی موجود نہیں یعنی چالیس پچاس احمدی جو اس وقت ہیں وہ سب بھی سپین میں موجود نہیں۔ کچھ ادھر ادھر پھیل گئے۔ کچھ عدم تربیت کا شکار ہو گئے اور عملاً ٹھوس کام کرنے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ سپین میں آپ کو اندازہ نہیں کہ کس طرح لوگ ایک قومی تعصب نہیں تو قومی جذبے سے متاثر ہیں اور وہ غیر قوموں کو خواہ وہ اچھا پیغام بھی دیں۔ بہر حال غیر قومیں سمجھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ جلد سے جلد سپینش احمدی پیدا کریں اور وہ آپ کی آواز آگے قوم تک پہنچائیں تاکہ قوم یہ سمجھے کہ یہ ہماری آواز ہے۔

پس ان کے کہنے کے مطابق ابتدا میں یہ مشکل تو ضرور ہوگی کہ آپ کی آواز ایک بیرونی جماعت کی آواز سمجھی جائے گی۔ لیکن انہوں نے ساتھ اس امید کا بھی اظہار کیا کہ میں جماعت سپین کے جن دوستوں کو جانتا ہوں، ان کے اخلاق سے بڑا متاثر ہوں، ان کی صاف گوئی اور سچائی سے بڑا متاثر ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ بیرونی پن کی جو اجنبیت ہے اس پر احمدیوں کے اخلاق فتح پائیں گے اور شروع میں کچھ دقت ہوگی۔ لیکن رفتہ رفتہ آپ لوگوں نے اگر ایک سپینش احمدیوں کی جماعت تیار کر لی تو پھر آئندہ بڑی تیزی کے ساتھ تبلیغ اسلام کے رستے کھل جائیں گے۔

اس وقت یعنی اس مجلس کے بعد ایک دوست نے ان سے کہا کہ آپ بیعت کیوں نہیں کر لیتے تو میں نے ان کو سمجھایا کہ اس طرح نہیں

بہ خود اپنے مطالعہ کے ذریعہ آہستہ آہستہ جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔ ان کو اور موقع دیں۔ ہمیں تو ایسے احمدی چاہئیں جو سرتاپا جماعت کے ہمنوا ہوں۔ جماعت کے عقائد کو جماعت کے کردار کو سمجھ کر اپنائیں اور پھر اس خدمت میں وقف ہو جائیں۔ چنانچہ بعض خدا کے فضل سے ایسے مخلص احمدی نوجوان اور بعض نسبتاً بڑی عمر کے یہاں موجود ہیں جن کے اندر اسلام کی سچی تعلیم گہرے طور پر سرایت کر چکی ہے اور ان کی شخصیت تبدیل ہو کر ایک اسلامی شخصیت میں تبدیل ہو چکی ہے۔

پس کوشش کریں کہ اس قسم کے سپینش احمدی ہمیں میسر آئیں غرناطہ میں بھی اور میڈرڈ میں بھی اور پیدروآباد میں بھی اور قرطبہ میں بھی اور اس کے علاوہ اندلس میں جہاں جہاں بھی۔ خصوصیت سے اندلس ہی میں نے اس لئے کہا ہے کہ

اندلس مسلمانوں کیلئے ایک خاص عظمت کا محبت کا نشان بن چکا ہے

اور اندلس کا نام آتے ہی سپین کے لوگ بھی لازماً مسلمانوں کو یاد کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اندلس میں، غرناطہ میں ہماری جماعت ہے۔ صرف غرناطہ میں ہی نہیں ہونی چاہیئے۔ اردگرد دیہات میں پھیلنے کی ضرورت ہے پس بہت سے کام ہونے باقی ہیں مجھے جماعت کے ایک دوست نے کہا کہ آپ پانچ سال بعد آئے ہیں جلد جلد آیا کریں میں نے کہا آپ جلد جلد بڑھیں تاکہ میں جلد جلد آنے پر مجبور ہو جاؤں۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ میرے اس پیغام کو آپ اپنے دل میں بٹھائیں گے اور محض دماغ قائل نہیں ہوں گے بلکہ دل قائل ہو جائیں گے۔ دماغ تو قائل ہو جایا کرتے ہیں لیکن قوت عمل دل کے قائل ہونے سے آیا کرتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کثرت کے ساتھ یورپ میں جب خطابات کا موقع ملتا ہے یا سوال و جواب کی مجالس میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ تو کھلم کھلا لوگ اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے دماغ آپ کی باتوں کے قائل ہو گئے ہیں۔ لیکن عمل کی قوت پیدا نہیں ہوتی۔ عمل کی قوت، دل کے قائل ہونے یا دل کے گھائل ہونے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ پس دلوں کو تو دلوں نے گھائل کرنا ہے۔ دماغوں کی باتیں قائل کریں گی۔ لیکن ان کے باوجود تبدیلیاں پیدا نہیں ہوں گی۔ آپ کی محبت ہے جو دلوں پر غالب آ سکتی ہے اور محبت سے بڑھ کر آپ کی دعائیں ہیں جو دلوں کو قائل کر سکتی ہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دل جیتے ان کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر میرا فضل اور میری رحمت شامل حال نہ ہوتی تو تو یہ دل نہیں جیت سکتا تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کے لئے اخلاق کا دعویدار ہونے کا وہم و گمان بھی نہیں آ سکتا۔ پس اگر خدا آپ کو مخاطب کر کے یہ فرماتا ہے کہ تو اپنے اخلاق حسنہ کے باوجود یہ دل نہیں جیت سکتا تھا ان کو اکٹھا نہیں کر سکتا تھا جب تک میری رحمت شامل حال نہ ہوتی۔ تو آپ کیا ہیں اس کے مقابل پر آپ کی کیا حیثیت ہے۔ پس آپ دلوں کو جیتنے کے لئے اخلاق حسنہ ضروری ہیں، مگر صرف انہی پر انحصار نہیں کرنا۔ خدا کی رحمت پر انحصار کرنا ہے اور اس کے لئے آپ کو لازماً دعاگو ہونا پڑے گا۔ اس کے لئے لازماً خدا سے تعلق باندھنے ہوں گے اور دنیا کو نظر آئے یا نہ آئے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ خدا کے بندے بن چکے ہیں۔

آپ خدا کے نمائندہ بن چکے ہیں

پس یہ وہ آخری میرا پیغام ہے جس کو آپ کو لازماً سمجھنا چاہیئے اور اس کی اہمیت کو دل نشین کرنا چاہیئے۔ پیغامبر کئی قسم کے ہوا کرتے ہیں ایک زبان کے ذریعے پیغام کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور جہاں تک ان کا بس چلتا ہے منطقی دلائل کے ذریعے اپنے پیغام کی فضیلت کو لوگوں پر ثابت کرتے رہتے ہیں۔ مگر کتنے دل ہیں جو اس سے بدلے جاتے ہیں۔ دلوں کی تبدیلی حقیقت میں اس کے بعد دو مراحل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ بات میں آپ کو اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر کہہ رہا ہوں۔ دوسرا مرحلہ دلوں کو اخلاق حسنہ سے جیتنے کا مرحلہ ہے اور اس کے بغیر حقیقت میں پیغام کو قبول کرنے کے لئے کوئی قوم تیار ہو ہی نہیں سکتی۔ پھر بھی جب آپ اس مرحلے پر فتح حاصل کر لیں تو آپ کو پھر بھی محسوس ہو گی۔ آخری فیصلہ کرنے کے لئے لوگ ڈرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کئی دفعہ اتنے قریب آ جاتے ہیں اور اتنے قریب رہتے ہیں کہ آدمی حیران ہوتا ہے کہ اس کے باوجود آخری قدم کیوں نہیں اٹھا رہے۔ اس صورت میں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دعائیں ہیں جو کام کرتی ہیں اور دعاؤں کے ذریعے حیرت انگیز تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ایسے ایسے عظیم نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ انسان کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ کیسے یہ واقع ہوا۔ پس اس کے لئے باخدا بننا ضروری ہے۔ خشک منہ کی دعائیں کبھی قبول نہیں ہو سکتیں جب تک دل کی سوزش کے ساتھ ان کا تعلق نہ ہو۔ اس لئے دعاؤں میں سوز پیدا کریں۔ اپنے دل میں وہ گرمی پیدا کریں جو خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ محسوس کیا کریں کہ آپ خدا کے نمائندہ ہیں۔ خدا کے نمائندے ہونے کا احساس ایک بہت بڑا عظیم احساس ہے۔ اس احساس کے نتیجے میں تکبر نہیں بلکہ انکسار پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی اس احساس کی پہچان ہے۔ وہ علماء جو خدا کا نمائندہ بنتے ہیں اور خدا کی مخلوق سے تکبر سے پیش آتے ہیں وہ جھوٹے ہیں کیونکہ خدا کا نمائندہ کبھی بھی خدا کی مخلوق سے تکبر سے کام نہیں لیتا۔ خدا کی مخلوق اس کی اپنی بن جاتی ہے تبھی قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر یہ فرمایا کہ قُلْ یٰعِبَادِیَ کہ اے محمدؐ تو یہ اعلان کر کہ اے میرے بندو! بہت سے علماء کے لئے اس آیت کو سمجھنے میں الجھن پیش آئی اور وہ حیران رہ گئے کہ قرآن تو اتنی عظیم الشان توحید کی تعلیم دیتا ہے پھر محمد مصطفیٰؐ کو مخاطب کر کے خدا نے

یہ کیوں کہا کہ یہ اعلان کر دے کہ اے میرے بندو!

وہ تو خدا کے بندے ہیں وہ تو اس بات کو نہیں سمجھ سکے کہ یہ تکبر کی انتہاء نہیں بلکہ انکسار کی انتہاء ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی محبت میں ایسا بڑھے کہ خدا کے بندے ان کو اپنے بندے لگنے لگے اور جن بندوں سے خدا کو پیار تھا ان بندوں سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیار ہو گیا۔ اور اس طرح دوئی مٹ گئی۔ پس حقیقت میں عرفان کے نتیجے میں تکبر نہیں بلکہ انکسار نصیب ہوا کرتا ہے۔ اس پہلو سے آپ کو خدا کا نمائندہ بننا چاہیئے۔ اور جب آپ میں یہ احساس پیدا ہو گا تو لازماً نہایت تیزی کے ساتھ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اور آپ کو اپنے وجود کے اندر سے ایک نیا وجود نکلتا ہوا دکھائی دے گا۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر ایک انقلاب آ چکا ہے۔ اور اس تبدیل شدہ شخصیت میں ایک مقناطیسی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ یہ وہ طاقت ہے جو دلوں کو فتح کیا کرتی ہے اور دراصل یہ خدا کی طاقت ہے جو دلوں پر غالب آیا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں وہ خدا کی طاقت پیدا ہو چکی تھی

پس جب خدا نے یہ کہا کہ خدا یہ تبدیلی کرتا ہے تو یہ مراد نہیں تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ذریعہ الگ کام کر رہا تھا۔ اور خدا کے ذرائع الگ کام کر رہے تھے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں وہ ذریعے ظاہر ہوئے۔ آپ کی ذات میں خدا کی طاقتیں ظاہر ہوئیں۔ اور ان کے ذریعے وہ عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئیں جو لاکھوں دلوں کو خدا تعالیٰ نے آناً فاناً تبدیل کر کے دکھا دیا۔

پس یہ سپین کی سرزمین کتنی ہی بھاری اور سنگلاخ زمین کیوں نہ نظر آئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نسخے پہلے کارآمد ثابت ہوئے ہیں آج بھی لازماً کارآمد ثابت ہوں گے۔ یہ وہ نسخے نہیں جو اپنے اثر کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ یہ دائمی نسخے ہیں۔ یہ قانون قدرت سے تعلق رکھنے والے نسخے ہیں اور جیسے قانون قدرت تبدیل نہیں ہوتا یہ نسخے جو قانون قدرت پر مبنی نسخے ہیں ان کا اثر کبھی بھی زائل نہیں ہو سکتا کبھی بھی ان نسخوں کا اثر ضائع نہیں ہو سکتا۔ پس آپ ان کو استعمال کر کے دیکھیں۔ اس رنگ میں تبلیغ کریں جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے۔ عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں اور دل کو تبلیغ میں ڈال دیں۔ تبلیغ کے ہو جائیں۔ خدا کی نمائندگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور دعاؤں کے ذریعے خدا سے مدد مانگیں۔ پھر دیکھیں

انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے اس سرزمین کی تقدیر تبدیل ہو گی

نئی شان کے ساتھ اسلام دوبارہ اس سرزمین میں آئے گا۔ یہ شان تلوار کی شان نہیں ہو گی بلکہ پیغام کی شان ہو گی۔ یہ سرزمین کی فتح نہیں ہو گی بلکہ دلوں کی فتح ہو گی جو اس (باقی صفحہ پر)

پرتگال

از مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر - پرتگال)

ایک مصری پروفیسر بیان کرتے تھے۔ اصل میں "برتقال" عربی میں "سنگترہ" لفظ ہے۔ "بُردغال" اس کی جمع ہے بُردغال سے پرتگال بن گیا۔ جیسے غرناطہ کو سپینش زبان میں Granada کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے پھلوں کے نام کی وجہ تسمیہ ہو۔ Granada کے معنی "انار" ہیں۔

محلِ وقوع:-

نقشہ پر نظر ڈالی جائے تو پرتگال سپین کا ہی ایک صوبہ معلوم دیتا ہے اس لئے دونوں ممالک کو ملاکر جزیرہ نما IBERIA بھی کہتے ہیں۔ کئی ایک وقتوں میں سپین کا صوبہ بھی رہا ہے۔ سپینش اور پرتگیزی زبان میں بہت مشابہت ہے۔ چنانچہ خاکسار ابھی تک سپینش زبان میں ہی تبلیغی کام سرانجام دے رہا ہے۔ سپینش تو اتنا صاف بولتے ہیں کہ اکثر پرتگیزی لوگ آسانی سے سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن پرتگیزی لوگ جب پرتگیزی زبان بولتے ہیں۔ تو صاف اور کھول کر نہیں بولتے اور جلدی جلدی بولتے ہیں۔ پرتگیزی زبان سپین کے علاقہ Galicia سے بہت ملتی ہے۔ ہر دو قوموں کا تہذیب و تمدن بھی مشابہت رکھتا ہے۔ صوبہ شمال میں پرتگال کی سرحد بناتا ہے شمال میں اور مشرق میں سپین کے ساتھ لمبی سرحد سے ملتا ہے۔ کیونکہ پرتگال لمبائی میں ۵۱۲ کیلومیٹر ہے اور چوڑائی میں قریباً ۲۰۰ کیلومیٹر ہے۔ کُل رقبہ ۸۸۹۲ مربع کیلومیٹر ہے۔ پرتگال کے شمال میں بحیرہ قلزم اور جنوب میں بحیرہ روم ہے۔

آبادی:-

قریباً چودہ ملین ہے۔ ملک کا شمالی حصہ، جنوبی حصہ کی نسبت زیادہ آباد ہے۔ شمالی علاقہ کے لوگ جنوبی علاقہ کے لوگوں سے زیادہ خوشحال ہیں۔ ملک میں غربت بہت زیادہ ہے بعض لوگ خوب امیر ہیں۔ متوسط درجہ کے لوگ بہت کم ہیں۔ ملک کا مشرقاً جنوبی حصہ سارا ساحل سمندر ہے۔ اس علاقہ کے اکثر لوگوں کا پیشہ مچھلیاں پکڑنا ہے۔

جغرافیہ:-

پرتگال کے دو جزائر MADIERAS اور AZORES نہایت خوشنما جزیرے ہیں۔ ٹورسٹ کثرت سے جاتے ہیں۔

ملک کی اقتصادی حالت:-

۷۰ فیصد زراعت پر انحصار ہے۔ ہر قسم کے اناج۔ گیہوں۔ مکئی۔ چاول۔ انگور۔ زیتون۔ بادام۔ سیب۔ ناشپاتی۔ آڑو اور سبزیاں اُگائی جاتی ہیں۔

انڈسٹری:-

کروڈ آئل سے پٹرول صاف کرنے کے کارخانے۔ ٹیکسٹائل۔ سٹیل۔ کیمیکلز کے کارخانے۔ Braga - Setubal - Aveiro - Porto شہروں میں پائے جاتے ہیں۔

آب و ہوا:-

سمندر کی وجہ سے مرطوب۔ شمالی علاقہ میں بارش سردیوں میں۔ گرمی کا موسم جون۔ جولائی۔ اگست ہوتا ہے اور گرمی بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

واسکوڈی گاما:-

VASCO DE GAMA نے سمندر کے ذریعے جنوبی افریقہ سے چکر لگا کر ۱۴۹۸ء میں انڈیا کا راستہ معلوم کیا۔ ۱۵۰۰ء PEDRO ALVARES نے میں برازیل دریافت کیا۔ ۱۵۱۹ تا ۱۵۲۲ء MAGALLANES نے ساری دنیا کا چکر لگایا۔ ۷۱۱ء میں مسلمان سپین اور پرتگال میں داخل ہوئے۔ ۱۱۳۹ء میں 'ALFONSO HENRIQUES' پرتگال کا ALFONSO I کے طور پر بادشاہ کا لقب اختیار کیا۔ جنوبی علاقہ کا نام ابھی تک "الغرب" ALGARVE ہے۔ ۱۲۴۹ء میں Faro (جنوبی علاقہ میں) بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ DINIS I ۱۲۷۹ - ۱۳۲۵ نے کوئمبرا "COIMBRA" یونیورسٹی قائم کی۔ (جو یورپ میں سب سے پہلی یونیورسٹی ہے) اس عرصہ سے ہی پرتگال کی سرکاری زبان پرتگیزی قرار دے دی گئی۔ ۱۳۶۹ء سے ۱۵۸۰ء تک پرتگیزی بادشاہوں نے حکومت کی۔ ۱۵۸۰ء میں فلپ II سپین نے پرتگال پر قبضہ کر لیا۔ ۱۶۶۸ء میں پرتگال سپین سے آزاد ہو جاتا ہے۔ پرتگیزی قوم نے باقی یورپین اقوام کی طرح برازیل۔ افریقہ میں موزمبیق انگولا۔ کابو وردے۔ Santome۔ Principe۔ گوا۔ دمن۔ مکاؤ کے ممالک پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب قریباً سب آزاد ہو چکے ہیں۔ Macao کا کچھ جھگڑا ہے۔ انڈونیشیا اور آسٹریلیا وغیرہ اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ۵۰۰۰۰۰ پناہ گزین پرتگال میں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ ۱۸۲۲ء میں برازیل آزاد ہو گیا۔ ۱۹۶۱ء میں گوا پر انڈیا نے قبضہ کر لیا۔ ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۸ء افریقہ کے سب ممالک آزاد ہو گئے۔

مندرجہ ذیل تعداد میں پارلیمنٹ میں مختلف پارٹیوں کے ممبر ہیں۔

۱۔ برسر اقتدار پارٹی۔ سوشلسٹ ڈیموکریٹک۔ PSD ۱۴۸
۲۔ سوشلسٹ پارٹی PS - ۵۹
۳۔ RENOVADO PRD - ۷
۴۔ کمیونسٹ پارٹی P.C.P - ۲۷
۵۔ CDS۔ سنٹرل ڈیموکریٹک سوشل ۴
۶۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی - ۲
۷۔ [illegible] (گرین) ۲

کیریکٹر:-

اس قوم میں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ غریب ملک ہے۔ افلاس بہت ہے لیکن صبر سے کام لیتے ہیں۔ اخلاقی لحاظ سے باقی یورپ کی نسبت بہت بہتر ہیں۔

LISBOA دارالخلافہ ہے۔ جو دریائے TAJO کے دہانے پر آباد ہے۔ جو سپین کا دریا ہے۔ سمندر کے ساتھ ملنے پر خوب چوڑائی اور گہرائی اختیار کر لیتا ہے۔ اور جہاز رانی ہوتی ہے۔ ایک طرف خشکی کی طرف سے دوسری طرف آنے کے لئے تین چار جگہ سے ۱۵ - ۱۵ منٹ کے بعد کشتیاں چلتی ہیں۔ لوگوں کو کام پر جانے کے لئے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ٹرانسپورٹ لینے کے لئے بھاگ بھاگ کر جانا پڑتا ہے۔ اردگرد جانے کے لئے تین سٹیشنوں سے لوکل ٹرینیں بھی چلتی ہیں۔ جن کا انتظام بہت اچھا ہے۔ اور تیز رفتار ہیں۔ چونکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے کافی وقت درکار ہے۔ اس لئے فضول وقت ضائع کرنے کی فرصت ہی نہیں۔ اصولی لوگ ہیں گذارہ کمانے کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی وجہ سے مزاج میں کسی قدر خشکی پائی جاتی ہے۔ یورپ کے باقی ممالک کی نسبت تنخواہیں بہت کم ہیں۔

سیدنا حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ پرتگال کے موقعہ پر اس قوم نے حضور اقدس کو بڑی محبت اور پیار سے خوش آمدید کہا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس قوم کے دلوں کو احمدیت کی سچائی اور ہدایت قبول کرنے کے لئے کھول دے اور اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

PORTO۔ پرتگال کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ بندرگاہ ہے۔ یہاں بھی سپین کا ایک مشہور دریا Duero گرتا ہے۔ صنعت بہت ہے۔ ٹیکسٹائل۔ سٹیل کی فیکٹریاں پائی جاتی ہیں۔ اس شہر پر بھی مسلمانوں کا قبضہ رہ چکا ہے۔ بہت بڑی یونیورسٹی ہے اس شہر کے حکام اور معززز طبقہ نے سیدنا حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بڑی محبت اور پیار سے اَھلًا وَّ سَھلًا کہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی نور ہدایت سے منور فرمائے۔

COIMBRA (کوئمبرا)۔ پرتگال کا تیسرا بڑا شہر یورپ میں پہلی یونیورسٹی اسی شہر میں قائم ہوئی آجکل تیرہ ہزار طلباء اس یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں۔ لزبن سے ۱۹۶ کیلومیٹر کے فاصلے پر شمالی جانب واقع ہے۔

پرتگال کے مختصر حالات بیان کرنے کے بعد احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم کو جلد نورِ اسلام سے منور فرمائے۔ آمین۔

اعلان نکاح

مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ بھنیشور نے عزیز جعفر الدین صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب کرڈا بلی کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم محمد نجم الحق صاحب پنکال بعوض مہر مبلغ ۸۵۰۰/- (آٹھ ہزار پانچصد روپے) مورخہ ۲/۶ کو بھنیشور میں پڑھا۔

مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر اعانت بدر میں ۱۵/- ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیرًا درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے مبارک کرے۔ دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے۔

سنہ ... TAJO کے دہانے پر ... کلومیٹر کا پل تیار کیا گیا ہے جسکے مکمل کرنے میں چار سال کا عرصہ صرف ہوا سطح سمندر سے اسکی اونچائی ۷۰ میٹر ... تاکہ جہاز نیچے سے گذر سکیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم خطاب

بمقام کوئین الزبتھ ثانی کانفرنس سنٹر لندن بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء

بہر حال یورپ کے تمام ہالوں میں سے بہت زیادہ باوقار مانا جاتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ دیگر بہت سے ناموں نے بھی اس خطاب میں شرکت کی حاضرین کی کل تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی۔ خطاب کا موضوع تھا "دین اسلام موجودۃ الوقت مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے" حضور انور کا یہ خطاب انگلستان کی احمدیہ جماعت کے جشن تشکر کے سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ ریڈیو اور اخبارات نے اس خطاب کی خوب خوب تشہیر کی۔ مسٹر ایڈورڈ موزیمر ایڈیٹر نیشنل ٹائمز نے اس تقریب کی صدارت کی۔ تقریب کے آغاز میں مولانا لئیق احمد صاحب طاہر نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ مسٹر خالد خان نے پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ مسٹر آفتاب احمد خان امیر جماعت احمدیہ یو۔کے نے اپنے تعارفی ایڈریس میں حاضرین کو خوش آمدید کہا اور انہیں بتایا کہ یو۔کے میں احمدیہ جماعت ایک بہت پرانی جماعت ہے۔ آپ نے جماعت کی کارکردگی کے متعلق اجمال سے بات کی اور اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ۱۹۲۴ء میں ویمبلے میں دیئے گئے لیکچر کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ اس وقت احمدیہ جماعت دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم ہے اور یہ خطاب جو ابھی حضور انور فرمائیں گے جشن تشکر کی تقریبات میں سے ایک تقریب کی حیثیت رکھتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے حاضرین کو یہ بھی بتایا کہ قرآن مجید کی منتخب آیات کے سو سے زیادہ زبانوں میں تراجم شائع کرکے دنیا بھر میں تقسیم کئے گئے آپ کے بعد مسٹر ایڈورڈ موزیمر جو اس تقریب کی صدارت کر رہے تھے نے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کروایا اور اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ وہ ایسی اہم شخصیت کے خطاب کی صدارت کرنے کا اعزاز پا رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام امن اور بردباری کے حصول کے لئے ہے۔ حضور کی زندگی کے بعض نمایاں واقعات کے ذکر کے ساتھ آپ نے حضور کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا بھی ذکر کیا اور اس کے بعد حضور سے حاضرین کو خطاب کرنے کی درخواست کی۔

حضور انور نے اپنا تاریخی خطاب تین بجے شروع کیا۔ ہال میں انتہائی خاموشی کا سماں تھا آپ نے فرمایا کہ امن کا دنیا کو میسر نہ آنا ہی وہ بات ہے جس سے دنیا کے لوگ بے چین ہیں اور انتہائی مشکلات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ نے دین اسلام کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ موجود الوقت مسائل کا یہ حل ہے۔

اپنے خطاب کو آپ نے چار حصوں میں تقسیم فرمایا۔ عالمی امن، معاشرتی امن، قومی سطح پر امن اور اقتصادی امن۔ حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ ثابت کیا کہ یہ تعلیم انتہائی بردباری اور امن کی تعلیم ہے اور تمام مذاہب کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں تک امن کی تعلیم کا تعلق ہے چونکہ ہر مذہب امن ہی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس لئے کسی بھی مذہب کو دوسرے مذہب پر برتری حاصل نہیں۔ جہاں تک قانون ہتک رسالت کا سوال ہے حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید اور سنت نبوی سے کوئی ایسی بات نہیں ملتی کہ جہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہتک عزت کرنے والے شخص کو سزا دی ہو۔ اور نہ ہی حضور نے کسی اور کو یہ حق تفویض فرمایا کہ وہ کسی ایسی سزا کا اجراء کرے۔

حضور نے اجمالی طور پر مرد اور عورت کے درمیان امتیازی سلوک کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ تمام مرد اور عورتیں ایک جیسے حقوق رکھتے ہیں۔ کوئی سیاہ فام سفید فام سے برتر نہیں ہے اور کوئی سفید فام کسی سیاہ فام سے برتر نہیں ہے۔ بنیادی اصول جو دین اسلام نے پیش کیا ہے اور جس کا تعلق حکومت اور اس کی رعایا سے ہے یہ ہے کہ حکومت ملکی سطح پر اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اپنی رعایا کی بہبود کا خیال رکھے۔ عالمی سطح پہ امیر ملکوں کا یہ فرض ہے کہ وہ غریب ملکوں کی اس طرح مدد کریں کہ اس مدد میں ان کا اپنا ذاتی مفاد شامل نہ ہو بلکہ کوشش یہ کی جائے کہ غریب ملک اقتصادی طور پر خود کفیل ہو جائیں۔

حضور کا خطاب چار بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے دو ممبروں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضور کے خطاب کو نہایت کامیاب اور مفید بیان کیا۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے تمام حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

سوال و جواب کی محفل میں حضور نے چار سوالوں کے جواب دیئے اور اس طرح یہ تقریب پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد حاضرین نے احمدیہ جماعت کی طرف سے لگائی ہوئی نمائش دیکھی اور ہلکی ریفریشمنٹ سے بھی لطف اندوز ہوئے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۹۰ء)

بالوومات میں جلسہ پیشوایان مذاہب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالوومات ضلع پلاموں میں حال ہی میں ایک نئی جماعت دس افراد پر مشتمل قائم ہوئی ہے۔ زیادہ تر افراد کم پڑھے لکھے ہیں۔ ٹاؤن میں تقریباً پچاس ہزار کی آبادی ہے۔ نہایت سمجھدار لوگ ہیں۔ وہاں ایک خوبصورت مقام پر وسیع میدان میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ یہ پروگرام مکرم شمشاد احمد صاحب کے زیر نگرانی انتظامی کمیٹی نے مرتب کیا۔ مفوضہ امور کو بہترین رنگ میں انجام دیا گیا۔ اس علاقے کے کثیر الاشاعت اخبار "آریہ ورت" اور "آج" نے اس جلسہ کی خوب تشہیر کی جس کے ذریعہ ہزاروں ہزار افراد تک احمدیت کی آواز پہنچی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مکرم شمشاد احمد صاحب نے کثیر تعداد میں پوسٹر شائع کئے تھے۔ قرب و جوار میں تو جماعت قائم نہیں ہے مگر احمدی احباب موجود ہیں۔ ان میں گڑھوا کے مکرم عالم خان صاحب اور موسیٰ بڈگا کے احباب اور غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں تشریف لائے۔

مکرم شمشاد احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم نور عالم صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم شریف احمد صاحب نے بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مسٹر لوقا ترکی پادری بالوومات کی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی سیرت پر ایک لمبی تقریر کی۔ بعدہٗ پنڈت دیانند شرما نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت پر تقریر کی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے موعود اقوام عالم کی بعثت، صداقت اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اشاعت قرآن اور انسانیت کی خدمات کی تفصیل بیان کی۔ نیز مخالفین احمدیت کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کے جواب بھی دیئے۔ اور بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

مؤرخہ ۱۲/۴ کو مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں غیر احمدی احباب نے حیات مسیح، ختم نبوت اور امام مہدی کے ظہور کے متعلق سوال کئے۔ خاکسار نے ان کے مدلل جوابات دیئے۔

بالآخر درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ چونکہ اس علاقہ میں اس نوعیت کا پہلا جلسہ تھا جو بہت مؤثر رہا۔ اس جلسہ میں تقریباً آٹھ صد افراد شامل تھے جن میں اکثر غیر مسلم احباب تھے۔ جو اس اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کے پروگرام سے بہت متاثر ہوئے۔

(خاکسار نذر الاسلام مبلغ سلسلہ سمیلیہ بہار)

امتحان دینی نصاب انصار اللہ بھارت ۲۶ اگست بروز اتوار منعقد ہوگا

اراکین مجلس انصار اللہ تیاری کرکے اور اسی امتحان میں کثرت سے شرکت فرمائیں۔ زعمائے کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (قائد تعلیم)

دوسری و آخری قسط

خلافت کی عظیم برکت "نظام بیت المال"

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان

نوٹ :۔ اس مضمون کے تسلسل کے لئے ملاحظہ فرمائیں اخبار بدر مجریہ ۲۴ر جون ۱۹۹۰ء بدر۔

اس کے چار سال بعد حضور انور نے ان دریدہ دہن مخالفوں کو قرآن کریم کے مطابق مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے ایک سال گذرنے پر ان کے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے نتیجہ میں یہ تمام مخالفین عالمی سطح پر آیت مباہلہ لعنت اللّٰہ علی الکاذبین کے مطابق سراسر جھوٹے ثابت ہو گئے اور چیلنج مباہلہ پر دو ماہ اور ایک ہفتہ گذرنے پر خود ضیاء الحق بڑے بڑے جرنیلوں کے ساتھ ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوگیا اور مولانا منظور چنیوٹی کی تعلّی کا خود مصداق ثابت ہو گیا۔ اور اب منظور صاحب کی یہ حالت ہے کہ ؎

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم قیادت اور مشفقانہ راہنمائی میں جماعت احمدیہ نے عظیم مالی قربانی کا نمونہ پیش کیا اور اس عظیم الشان صد سالہ جوبلی منصوبہ کی بنیاد جو ۱۹۷۳ء میں خلافت ثالثہ میں رکھی گئی تھی تاکہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جب کہ جماعت احمدیہ پر پورے ایک سو سال گذر جائیں تو نئی صدی جو غلبہ اسلام کی صدی ہے کا شایان شان استقبال کیا جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری دنیا میں حمد اور عزم کے جذبہ کے ساتھ صد سالہ جشن پوری شان کے ساتھ منانے کی توفیق عطا کی۔

(۱۲ر جولائی ۱۹۸۵ء کے خطبہ جمعہ میں ایک اور مالی تحریک جماعت کی روز افزوں اشاعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک جدید کمپیوٹرائزڈ فوٹو ٹائپ رائٹر مشین خریدنے کی غرض سے احباب جماعت کو ڈیڑھ لاکھ پونڈ (یعنی ۲۵ لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک فرمائی اس تحریک میں بھی پوری دنیا کی جماعتوں نے حسب توفیق حصہ لیا جس کے نتیجہ میں آج خدا کے فضل سے بہت تیزی کے ساتھ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت لندن میں ہو رہی ہے اس کے علاوہ متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو رہے ہیں۔ الحمد للّٰہ۔

۱۴ر مارچ ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں چمن احمدیت کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے شہداء احمدیت کے پسماندگان اور محض خدا کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے والے اسیران راہ مولیٰ کے متعلقین کی فلاح و بہبود کی غرض سے سیدنا بلال فنڈ کے نام سے ایک بابرکت مالی تحریک جماعت کے سامنے رکھی)

۲۸ر مارچ ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ فرمودہ لندن میں آپ نے ایک اور مالی تحریک "توسیع مکان بھارت فنڈ" جماعت کے سامنے رکھی۔ اور اس غرض کے لئے بیالیس پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔ یہ تحریک آپ نے ہندوستان کی جماعتوں سے مخصوصاً فرمائی اور اس کے بعد جو ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن باہر چلے گئے ہیں۔ مثلاً امریکہ یورپ اور دیگر ممالک یا تیسری دنیا کے وہ احباب جو انفرادی طور پر یہ حق جتاتے کہ قادیان کا تعلق ہمارا دنیا کی جماعتوں سے ہے ہمیں بھی تعلق ہے۔ تو ایسے شخصوں کی قربانی کو رد نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک بھی بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔

(جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان غیر معمولی برکتوں کا تفصیلی خاکہ جماعت کے سامنے پیش فرمایا جس کی مختصراً تفصیل یہ ہے۔ جو تمام دنیا کے احمدیوں کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔

(۱) :۔ پوری دنیا میں ان چار پانچ سالوں میں ۱۳۰۸ جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے۔

(۲) :۔ ۶۶۰ نئی مساجد و مراکز بنانے کی توفیق عطا ہوئی اس کے علاوہ ۲۰۱ بنی بنائی مساجد ملی ہیں۔

(۳) :۔ آج سے چار پانچ سال قبل یعنی ۸۵-۱۹۸۴ء میں نصرت جہاں سکیم کا بجٹ آٹھ کروڑ گیارہ لاکھ روپے تھا جو بڑھ کر پندرہ کروڑ ستر لاکھ روپے ہو گئے۔

(۴) :۔ پانچ سالوں میں پچاس سے زائد مکمل قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۱۵ زبانوں میں منتخب آیات کے تراجم شائع ہو گئے۔ ۱۱۲ زبانوں میں منتخب احادیث کے تراجم شائع ہوئے۔ اور ۱۰۷ زبانوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کتب کے منتخب اقتباسات شائع کئے گئے۔ یہ ایسے کام تھے جو مسلمانان عالم چودہ سو سالوں میں نہیں کر سکے۔ ان میں ۲۵ زبانیں ایسی ہیں جن میں آج تک قرآن کریم یا احادیث یا اسلامی لٹریچر بالکل شائع نہیں ہوئے۔

(۵) :۔ شعبہ سمعی بصری کے تحت حضرت امیر المومنین کے خطبات و تقاریر کے کیسٹس پوری دنیا میں اٹھائیس ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے۔ جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں آگے جماعتوں میں تقسیم ہوئے۔ جن کو شامل کیا جائے تو کیسٹس کی تعداد لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے۔)

مالی موازنہ

(۶) :۔ بجٹ ۸۴-۱۹۸۳ء میں پاکستان کے تمام چندوں کا بجٹ ایک کروڑ ستانوے لاکھ روپے تھا۔ اور آج سات سالوں میں بجٹ بڑھ کر ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے ہو چکے ہیں۔

(۷) :۔ بیرون پاکستان کا بجٹ ۸۳-۱۹۸۲ء میں سات کروڑ بارہ لاکھ روپے تھا۔ جو بڑھ کر اس وقت خدا کے فضل سے ۲۵ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے ہو چکے ہیں۔

(یہی وہ نظام بیت المال ہے جو چند پیسوں سے شروع ہوا تھا۔ اور دشمن بظاہر یہ سمجھتے تھے کہ اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے اس نظام میں ایسی غیر معمولی برکت عطا کی کہ ہر آنے والا سال جماعت کے لئے مالی فراوانی کی خوشخبریاں لاتا رہا۔ اور پھر چند پیسوں سے ہزاروں اور لاکھوں اور پھر آج کروڑوں تک جماعت کے مالی وسائل پہنچ گئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد ۔)

خطبہ جمعہ بقیہ

سرزمین پر لیتے ہیں اور یہ فتح دائمی فتح ہو گی۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت کوئی تلوار اسلام کے نشان اس مقدس زمین سے مٹا نہیں سکے گی۔ خدا کرے اس کی آپ کو توفیق ہو خدا کرے آپ وہ تاریخی شخصیتیں بن جائیں جن کے نام کے ساتھ یاد کریں اور کہیں یہ لوگ تھے جنہوں نے اندلس کی زمین کو دوبارہ خدا کے لئے فتح کیا تھا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ :۔ اس سے مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب منصور ابن مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مراد ہیں..... (مرتب)

درخواست دعا

مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب جوڈیشنل مجسٹریٹ گیا بہار کا تبادلہ بطور ریلوے مجسٹریٹ گیا ہو گیا ہے۔ موصوف نے ۸ مئی کو چارج لے لیا ہے۔ تبادلہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

جماعتِ احمدیہ گورگیج سندھ کے حالات

ظلم وستم کے دور میں بھی جماعت رفاہ عامہ کے کاموں میں مشغول ہے

از مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری

ضلع پارکر سندھ میں جماعت احمدیہ گورگیج ایک چھوٹی سی مگر مخلص جماعت ہے جو باوجود شدید مخالفت کے تبلیغ دین اور رفاہ عامہ کے کاموں میں دن رات مشغول ہے۔ وہاں کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ جناب غلام الدین چانڈیہ اور امیر ضلع جناب محمد سرور ابڑو اپنے خطوط میں اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

نمبر(1):۔ باہر سے مولوی آکر تقریریں کرتے ہیں جو انتہائی اشتعال انگیز ہوتی ہیں اور عوام الناس کو جماعت احمدیہ کے افراد کے قتل پر اکساتے ہیں۔ کئی مرتبہ احمدیوں پر نماز کے دوران پتھراؤ کیا گیا۔ حکام بالا کو جماعت احمدیہ کے خلاف غلط درخواستیں دی گئیں۔ جس کے نتیجے میں مسجد احمدیہ گورگیج کو سر بمہر کر دیا گیا۔ جماعت کے مخالفین نے نام پر تین مقدمات قائم کئے اور ان میں ۹ احمدیوں کو ملوث کیا گیا مقدمات کی پیشی کے موقع پر مولوی صاحبان نے اسکول کے طلبہ کو لے کر شہر میں جلوس نکالے حکام سے مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو کڑی سزائیں دی جائیں۔ جلوسوں میں دل کھول کر جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے خلاف دشنام دہی کی گئی۔ جب ان جلوسوں کی شکایت پولیس افسران کو کی گئی تو ان افسران نے الٹا ہمیں برا بھلا کہا اور انتہائی بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح قائد صاحب نے ڈپٹی کمشنر کی توجہ بذریعہ درخواست جب ان حالات کی طرف مبذول کروائی تو D.M. صاحب قائد صاحب سے خفا ہو گئے۔ اور قتل کرا دینے تک کی دھمکی دی۔

نمبر(2):۔ جماعت احمدیہ نصیر آباد کے ایک دوست مکرم ریاض بیگ صاحب مرحوم کی لاش کو S.D.M نے دو دن کے بعد قبر سے نکلوا دیا اور جماعت احمدیہ نے انہیں ۱۵ کلو میٹر دور چمن باڑہ میں دوبارہ دفن کیا۔

نمبر(3):۔ ایک اور احمدی دوست مکرم حاجی خان مرحوم قائد مجلس نصیر آباد کا جنازہ قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں ۲۵ کلو میٹر دور ایک احمدی کی ملکیتی زمین میں دفن کرنا پڑا۔ وہاں دفنانے پر بھی مولویوں نے مخالفت کی جس پر ایک غیر احمدی نوجوان تقریباً ۸۰ نوجوانوں کے ساتھ آیا اور نہ صرف جماعت احمدیہ کو جنازہ پڑھنے کی اجازت دی بلکہ خود بھی جنازہ میں شریک ہوا۔

نمبر(4):۔ امیر ضلع محمد سرور ابڑو صاحب اور ایک اور احمدی دوست انور حسین کو وارہ ہائی سکول سے تبادلہ کے لئے مولویوں نے بڑے بڑے جلوس نکالے اور ان دونوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ نتیجۃً دونوں اساتذہ صاحبان کو دوسرے علاقوں کے سکولوں میں تبادلہ کر دیا گیا۔

نمبر(5):۔ ہوٹلوں میں احمدیوں کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے اور ان کو چائے یا دیگر اشیاء خوردنی خریدنے میں بعض اوقات دشواری پیش آ رہی ہے۔

نمبر(6):۔ چند احمدی نوجوانوں کو صرف اس لئے ملازمت نہ دی گئی کہ وہ احمدی ہیں ایک نوجوان کو احمدیت کی بنا پر ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔

نمبر(٦):۔ علاقہ میں بڑے بڑے جلسوں میں مولویوں نے عوام الناس کو یہ کہہ کر احمدیوں کے قتل پر اکسایا کہ احمدیوں کے قتل کے نتیجہ میں جنت ملے گی۔ غیر احمدی مساجد میں بار بار یہ اعلان بھی کئے جاتے رہے کہ احمدیوں کو نماز پڑھنے سے روکا جائے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

نمبر(8):۔ جلسوں میں احمدی طلبا کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور انہیں مغلظات سنائی گئیں ان لوگوں میں جمعیت طلبائے اسلام پیش پیش ہے۔

نمبر(9):۔ پچھلے سال غضب کی برسات ہوئی۔ تمام علاقے میں تباہی آئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے عوام کو ان کے نقصان کا معاوضہ ادا کیا گیا مگر احمدیوں کے نقصانات کا نہ تو سروے کیا گیا اور نہ ہی انہیں کسی قسم کا معاوضہ دیا گیا۔

ظلم کی اس شدت کے باوجود ممبران جماعت احمدیہ گورگیج عوام الناس اور سرکاری حکام وغیرہ کو وقتاً فوقتاً پیغام حق پہنچاتے رہتے اور جب بھی موقع ملا اپنے آقا کی قرآنی معارف سے بھری ہوئی تقاریر سنوائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کاوش کا پھل بھی انہیں عطا فرمایا اور [illegible] علاقہ میں بیعتیں بھی ہوئیں۔

احمدی اساتذہ نے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر طلبہ کے لئے فری کوچنگ کلاسوں کا انتظام کیا جس میں نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ شامل ہوئے اور تقریباً ۸۰ طلبہ نے تین ماہ تک ان کلاسوں سے استفادہ کیا۔

اسی طرح پہلی کلاس تا آٹھویں جماعت تک بھی فری کوچنگ کلاسیں جاری کی گئیں جن میں پانچ احمدی اساتذہ نے مفت تعلیم دی۔

اس کے علاوہ غیر احمدی جونیئر اساتذہ کی تربیت کے لئے ایک فری ٹریننگ سنٹر کھولا گیا جس میں ان اساتذہ کو فزکس کیمسٹری اور حساب کی تربیت دی جاتی رہی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان ناساز گار حالات میں پاکستان کی جماعتیں جو تبلیغ اور خدمت خلق کے فرائض انجام دے رہی ہیں ان کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں میں بے پناہ برکت ڈالے اور وہ بھٹکی ہوئی روحوں کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہوں۔

قرارداد تعزیت منجانب جماعت احمدیہ کانپور

محترم شیخ محمد احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کانپور مورخہ ۲۷ مئی بوقت ساڑھے ۵ بجے شام اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی وفات دل کے حملہ سے ہوئی۔ یہ دوسرا حملہ تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ پہلا حملہ تقریباً چار دن قبل ہوا تھا۔ مرحوم نے آج سے ۲۸ برس قبل جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کانپور کی شمسی برادری جو پنجابی برادری کے نام سے بھی مشہور ہے سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدی ہونے پر برادری نے شدید مخالفت کی۔ اور تقریباً مکمل بائیکاٹ رکھا۔ لیکن مرحوم اس مخالفت سے گھبرائے نہیں بلکہ اس مخالفت نے آپ کے ایمان اور اخلاق کو مزید پختہ کیا۔ اور اپنی تبلیغی مساعی کو اپنے خاندان میں خصوصیت سے جاری رکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ آپ کے سب بھائیوں اور بہنوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مرحوم یہ بتایا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب شیخ محمد شیر صاحب مرحوم درود شریف کا وظیفہ روزانہ کرنے کے عادی تھے۔ اور انہیں یقین تھا کہ اسی وظیفہ کی برکت کے نتیجہ میں احمدیت کی نعمت ان کے سب بہن بھائیوں کو ملی۔ والد صاحب کی زندگی میں ہی مرحوم اور ان کے بڑے بھائی احمدی ہو گئے تھے لیکن والد صاحب نے مخالفت نہیں کی۔ اگرچہ مخالفین انہیں اکساتے رہے مرحوم جہاں برادری کی مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے [illegible] جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہتے۔ [illegible] آپ سیکرٹری مال کے عہدے پر فائز رہے اور ان کے [illegible]

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ [illegible] پر)

مکرم شیخ محمد احمد صاحب سوبنیہ کا سانحہ ارتحال

قبولِ احمدیت میں ہماری داستاں یہ ہے

بدر کے قارئین کرام کی خدمت میں بڑے دُکھ کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ محترم شیخ محمد احمد صاحب سوبنیہ کانپور ۲۷/ہجرت (مئی ۱۹۹۰ء) ۶۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم صدق و اخلاص کے پیکر 'سلسلہ عالیہ احمدیہ' خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظام خلافت کے فدائی۔ ایک پُر وقار احمدی تھے۔ ہر ایک سے حسنِ سلوک صلہ رحمی (اقرباء سے مثالی حسن سلوک) مخلوق خدا سے ہمدردی' غرباء پروری نرم خوئی آپ کے اوصاف حمیدہ میں شامل تھے۔ زندگی بھر مخالفین احمدیت سے نبرد آزما رہے۔ اور بدی کا جواب نیکی سے دیتے رہے۔ آپ ایک خوش خلق اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز اور مہذب انسان تھے مرحوم

چُھری کی دھار سے کٹتی نہیں چراغ کی لَو
بدن کی موت سے کردار مر نہیں سکتا

یہ باتیں سُنی سنائی نہیں بلکہ ایک لمبے عرصہ کا مشاہدہ اور امانت ہے۔ راقم الحروف کو تبلیغی و تربیتی امور انجام دیتے ہوئے مرحوم کو بارہا قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے عقب میں شیریں یادوں اور واقعات کا ایک ذخیرہ ہے۔

مرحوم اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ آپ کے والد مرحوم شیخ محمد امیر صاحب درود شریف کا ورد کرنے کے عادی تھے۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مرحوم کے تمام بھائیوں اور بہنوں کو احمدیت کے نور سے منور کر دیا۔

مرحوم کاروباری سلسلہ میں بنگلور جایا کرتے تھے۔ وہیں سے احمدیت کا نور لے کر لوٹے۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے احمدی ہونے کے اعتبار سے احمدیت کے آدم تھے۔ زندگی بھر کانپور کی جماعت کے روح رواں بنے رہے اور یوپی میں سالانہ کانفرنسوں کے انعقاد کا سہرا بھی آپ کے سر تھا۔

آپ کے چھوٹے بھائی محترم شیخ محمد زاہد صاحب سوبنیہ صدر جماعت احمدیہ کانپور نے مرحوم کی علالت اور وفات کے حالات کے متعلق جو مکتوب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں بھیجا اس میں بتایا کہ مرحوم کو کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف تھی۔ کھانا کھانے کے دو گھنٹے بعد یہ تکلیف عود کر آتی تھی اور چند لمحات میں ختم ہو جاتی۔ اس موقعہ پر آپ ایک خاص دوا بھی استعمال کرتے تھے، ۲۳/مئی کی رات، جب تکلیف ہوئی تو ساتھ پسینہ بھی آیا۔ جملہ اقرباء کو فکر ہوئی۔ ۲۷/مئی بعد دوپہر طبیعت زیادہ بگڑنے لگی۔ پھر کچھ سکون ہوا میرے پہنچنے پر فرمایا اب میرا وقت آگیا ہے۔ میں بچوں گا نہیں۔ اور کلمہ شہادت پڑھا اور بولے گواہ رہنا اور یہ بھی کہا کہ کہا سنا معاف کرنا اور جہاں بھی دفن کرنا تابوت میں دفن کرنا۔ اسی دوران چھوٹی بہن آئیں ان کی جانب منہ گھما کر بولے تم آ گئیں تم بھی گواہ رہنا پھر کلمہ پڑھا۔ نگاہ' زبان' دماغ آخر تک ٹھیک رہے۔

ایک عجیب واقعہ پیش آیا کہ مخالفت کی وجہ سے مرحوم کا تابوت دو منکرا میں لے جا کر امانتاً دفن کیا گیا۔ وہاں خلیل احمد صاحب صدیقی کا سسرال ہے۔ وہ اس وقت وہیں تھے۔ بولے کل رات یہاں سبز پیر لیٹے ہیں نے اور میرے برادر نسبتی نے ایک تارہ ٹوٹتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے برادر نسبتی سے پوچھا اس کا یہاں کیا مطلب لیا جاتا ہے۔ وہ بولے کہ کسی خاص شخص کی وفات یا کسی مشہور شخص کی موت۔

دُنیا میں بہت لوگ پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ لیکن انقلاب انگیز شخصیتیں بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ جو خاندانوں اور قوموں کا دھارا انقلاب حقیقی کی طرف موڑ کر رخصت ہوتی ہیں۔ ہمارے پیارے بھائی محمد احمد صاحب مرحوم کی شخصیت بھی انہی میں سے تھی۔ وہ اکیلے احمدی ہوئے تھے اور آج ان کی وفات کے بعد ان کے خاندان کی احمدی نسل ایک فوج موجود ہے۔ جو شاہراہ غلبہ اسلام پر گامزن ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ دو بیٹے تین بیٹیاں یادگار ہیں سب بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ الحمد للہ۔

ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر محترم شیخ محمد زاہد صاحب سوبنیہ صدر جماعت احمدیہ اور آپ کے توسط سے جملہ متعلقین سے قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا ☆ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر
(در ثمین)

بقیہ صفحہ ۱۱

احمدیہ کانپور کا بجٹ کافی بڑھا آج کل آپ سیکرٹری امور عامہ اور زعیم انصار اللہ کے عہدے پر کام کر رہے تھے۔ صوبہ یوپی میں سالانہ صوبائی کانفرنس کا آغاز ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ اور پہلی کانفرنس کانپور میں ہوئی اس کی کامیابی کا سہرا بھی آپ کے سر پر ہے۔

جماعت احمدیہ کانپور کی آپ روح رواں تھے۔ خلیفہ وقت اور مرکز سے تعلق اور خط و کتابت علمائے کرام و مبلغین کرام سے خط و کتابت' مقامی جلسوں کے انعقاد کے لئے ان کی تگ و دو اور جماعتی تقریبات کے لئے ان کی کوشش جاری رہتی تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں اہل و عیال کے ساتھ باقاعدگی سے شمولیت کرتے تھے۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اُن کی وفات سے جو خلا جماعت احمدیہ کانپور میں پیدا ہوا ہے بظاہر وہ پُر ہوتا نظر نہیں آتا۔ بارگاہ ایزدی میں ہماری دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس خلا کو پُر فرمائے اور مرحوم کی مساعی کو قبول فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

کانپور کے مسلمانوں کی وجہ سے آپ کی نعش کو مجبوراً منکرا ضلع ہمیر پور لے جا کر امانتاً دفن کیا گیا۔ مرحوم چونکہ موصی تھے۔ اس لئے جلد ہی انشاء اللہ ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان میں منتقل کر دیا جائے گا۔

یہ تعزیتی قرار داد مورخہ یکم جون کو نماز جمعہ کے بعد الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے پیش کی اور خاکسار محمد زاہد صدر جماعت احمدیہ کانپور نے اس کی تائید کی اور جماعت نے منظوری دی۔ نیز طے پایا کہ اس قرار داد کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اخبار بدر قادیان کو ارسال کی جائیں۔

فقط خاکسار
محمد زاہد سوبنیہ صدر جماعت احمدیہ کانپور

ہمارے پیارے رسولؐ غیروں میں مقبول

بھارت کے نامور لیڈر جناب گاندھی جی نہارا ج فرماتے ہیں :-

"سیرت النبیؐ کے مطالعہ سے میرے اس عقیدہ میں مزید پختگی اور استحکام ہو گیا کہ اسلام نے تلوار کے بل پر کائنات انسانیت میں رسوخ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی سادگی انتہائی بے نفسی۔ عہود و مواثیق کا انتہائی احترام اپنے رفقاء و متبعین کے ساتھ گہری وابستگی جرأت۔ بے خوفی اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اپنے مقصد و نصب العین کی حقانیت پر کامل اعتماد۔ اسلام کی کامیابی کے حقیقی اسباب تھے۔ یہ خصائص ہر مشکل اور ہر رکاوٹ کو اپنی ہمہ گیر رو میں بہالے گئے۔"

(مسلم راجپوت یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء)

رپورٹ جلسہ یوم خلافت زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۲۷ مئی ۹۰ء ۵ بجے جلسہ یوم خلافت کا پروگرام زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان شروع ہوا۔ محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

"اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار"

خوش الحانی سے عزیزہ نازنت ریحانہ نے پڑھ کر سنایا۔

ازاں بعد خلافت کے تعلق سے مندرجہ ذیل مختلف عنوانات پر ممبرات نے تقاریر کیں۔ اور نظمیں پڑھیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح اول کے اہم ارشادات خلافت کے بارے میں" محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ۔ "برکات خلافت" از عزیزہ شاہدہ رحمٰن زاہدہ صاحبہ۔ "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال" نظم از محترمہ امتہ الہادی شیرین صاحبہ۔ "نحوں کی دھوپ خلافت کا سایہ" از محترمہ امتہ النصیر صاحبہ گجراتی "خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات" از محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ۔ نظم "ہمارا خلافت پہ ایمان ہے" از عزیزہ امتہ الباسط بشریٰ صاحبہ۔

آخر میں محترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے مستورات سے خطاب کیا۔ تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ان تاریخی ... کی اہمیت کو سمجھنے اور خلافت کی برکات کو اپنی نسلوں میں جاری رکھنے کی مستورات کو تلقین کی آپ نے بتایا کہ خلافت کا ایک بڑا انعام مستورات کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہے۔ آنمحترمہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ، اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف تعلیمی و تربیتی پروگراموں کی طرف توجہ دینے کے لئے تحریک فرمائی۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

امتہ الرؤف رپورٹر لجنہ اماء اللہ بھارت

صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ اڑیسہ

تمام لجنات اماء اللہ اڑیسہ کی اطلاع کیلئے تحریر ہے اس سال صوبائی اجتماع آل اڑیسہ مورخہ ۶ راکتوبر ۹۰ء کو بھنگال میں منعقد ہو گا۔ جس کی منظوری دے دی گئی ہے۔ تمام لجنات اڑیسہ اس ایک روزہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں

ہوشیارپور اور لدھیانہ کے جلسوں کی رپورٹ پر حضور انور کا اظہار خوشنودی

پیارے برادرم جاوید اقبال اختر صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ یوم مصلح موعودؓ اور یوم مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تقریبات بمقام ہوشیارپور اور لدھیانہ کے بارہ میں آپ کی مفصل رپورٹ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکتیں ڈالے اور ان پروگراموں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آپ سب کو جنہوں نے ان تقریبات کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا اور انتظامات کئے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ سب کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام کہیں۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ وہاں کے متعدد اخبارات نے بڑے اچھے انداز میں ان تقریبات کا ذکر کیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم زد و بارک۔ اللہ تعالیٰ اس نیک شہرت کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

قبولیت دعا کا ایک

تاریخی واقعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کی تاثیر کا منفرد واقعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مکرم طارق صاحب لکھتے ہیں :-

حضور خاکسار ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی دعا کی قبولیت کا لکھ رہا ہے۔ یہ سن ۶۵-۱۹۶۴ء کی بات ہے۔ خاکسار بنک کی ملازمت کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ ایف اے اور بی اے کی تیاری کر رہا تھا۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے اکثر خطوط لکھتا رہتا تھا۔ اور ہر خط میں یہ تحریر کرتا تھا کہ دعا کریں کہ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو جاؤں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ خاکسار پاس تو ہو گیا مگر ڈویژن تھرڈ آ گئی۔ یہ کمزوری خاکسار نے اپنی طرف منسوب کر لی۔ کہ اس وجہ سے تھرڈ ڈویژن آ گئی کیونکہ خاکسار نے پوری تیاری نہ کی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جس کی ذات کسے پایاں تک نظر ہے۔ دقیق در بار یک چیز کو بھی جانتا ہے۔ اس کو خاکسار کے دل کی کیفیت معلوم تھی۔ اس خدا نے محض حضور کی دعاؤں اور ان کی برکت سے یونیورسٹی کا قانون جو کئی سو سال سے مروج تھا۔ اس خاکسار کے لئے تبدیل کر دیا۔ اور تھرڈ ڈویژن 33٪ پر ہی رہی اور فرسٹ ڈویژن 60٪ پر مگر سیکنڈ ڈویژن جو کہ اس سے پہلے 50٪ پر تھی۔ اب 45٪ پر ہو گئی اور اس طرح خاکسار کی دونوں ڈگریاں سیکنڈ ڈویژن میں تبدیل ہو گئیں۔ خاکسار آج تک اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ قانون محض اللہ تعالیٰ نے حضور کے صدقے خاکسار کے لئے تبدیل کیا ہے۔ حالانکہ حضور کی طرف سے 2nd DIVISION میں پاس ہونے کی کوئی COMMIT MENT نہیں تھی بلکہ پاس ہونے کا خط ہی موصول ہوا تھا۔

(از مکرم نصیر احمد صاحب طارق۔ اسلام آباد (پاکستان))

اور پروگرام کو کامیاب بنائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

اعلانات نکاح

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب بمقام محمد پور (یو۔پی) -/۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں، کہ میرے پوتے عزیزم مبارک احمد ابن الحاج معروف احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ خیر النساء بیگم عرف روڑی بیگم (SOBRUNNISAN) بنت مکرم عبد الرشید صاحب بعوض اکیس ہزار روپے مہر پڑھا گیا۔ جانبین کے لئے رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ایک دوسرے خط میں مبلغ تیس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ کسی سے جھگڑا ہو گیا ہے مقدمہ قائم ہو گیا ہے۔ مقدمہ سے باعزت بریت اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج ورنگل تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے مورخہ ۲۵/۹ کو مکرم محمد نذیر احمد صاحب ابن مکرم یعقوب علی صاحب بدر پالاکرتی ضلع ورنگل کا نکاح ہمراہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شہاب الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پالا کرتی مبلغ پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰) حق مہر نقد پر پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم یعقوب علی صاحب بدر نے اعانت بدر میں -/۵۰ روپے ادا کرنے کی اطلاع دی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی V.D.O کیسٹ بھی حاضرین کو لگاتار تین دن تک دکھائی گئی احمدی احباب کے علاوہ پانچ سو کے قریب غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست بھی اس پور سے پروگرام میں شریک ہوئے۔

ولادت

مکرم عبد الرؤف صاحب سرکل انچارج ورنگل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ناصر احمد صاحب کرڈاپلی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے جسکا نام سراج احمد تجویز کیا گیا ہے -/۲۰ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے بچے کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

"بدر" ۱۴ر جون ۱۹۹۰ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۱ کی دوسری سطر میں سہو کتابت سے "علی" نہیں لکھا گیا اصل فقرہ اس طرح ہے:- "السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"
براہ مہربانی قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ
دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE-C/O 393238/893518

SPECIALIST IN ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45-B-PANDUMALI COMPOUND-
DA-BHADKAMKAR MARG BOMBAY-400008

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرّحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سیّد شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی

فون نمبر:- ۶۲۹۴۴۳

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید فروخت کے لئے
خدمات حاصل کریں

احمد پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائیٹر:- نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTI DEALERS
AHMADIYYA CHAWK QADIAN - 1435/6 -

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

بانی پولیمرز:- کلکتہ ۴۶۰۰۰۰

ٹیلیفون نمبرز:- 43-4028-5137-5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

دَوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جامِ عشق ۱۰۰/- روپے
حبوب مفیدِ اٹھرا ۴۵/- روپے
اکسیرِ اولادِ نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-
روشن کاجل
حبِ جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔
کلکتہ - ۷۳ - ۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE :- 275475 RESI :- 273903.

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
(دُرِّثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO.
76360
74350

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA,

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیثِ نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400059.
RESI :- 6233389

رویتِ الٰہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس کو شبہات سے نجات نہیں اُس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دُنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خُدا کا قول ہے کہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۱۵)

طالبانِ دُعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مُبشّر احمد۔ ہارون احمد۔
پسرانِ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: ۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے"
ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو، ٹی ۔ وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. – MOOSA RAZA
PHONE – 605558
BANGALORE – 560002.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: ۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف ۔ مالکان حمید ساڑی مارٹ ۔ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP · JOBBERS PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3, P4, P6, P6...

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16 - MANGOE LANE,
CALCUTTA - 700001.
تار کا پتہ: ۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار ۔ ٹرک ۔ بس ۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!!
ٹیلیفون نمبرز: ۔ 28-5222 اور 28-1652

"ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۱)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں: ۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!